

20

[illegible]

Date _____

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.

عکس

۱۱
۷۲۷۸۲

135
کتاب
یا عباد الله تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ الله

درین ایام فرحت اجسام این شیرین کلام مقبول آفاق

المسمی

دیوان شتاق

تصیف لطیف منشی سید محمد جان شتاق دهلوی

در مطبع احمدی عبیدی منچهر پیکر شایع هیا

Allama Iqbal Library



58014

J & K UNIVERSITY LIB.

Acc. No. 58014

Date

ST 01

۱۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم علی اسم نبی الکریم

سر دیوان لکھنؤ مطلع جو اوصاف محمد کا
ملاحظہ سے مطلب یہی میسر شد کہ
کسے دعوے نہ شاید ہمہ سری کا جگہ دنیا میں
سلاطین گنگ ہوئے اور طاق کسری گڑا کیسے
ہوئے لاکھوں ہی نکتہ رس ازل سے آج تک لیکن
دل و جان دین و ایمان خوش و امید سب میرے
ملاحظہ مرتبہ محکو کہ امت ہوں محمد کی
مثال مرغ بسمل روح قالب میں زبیدی ہے

قلم شمع خجالت سے ہو سر کفار مرتد کا
کہ سبکو ہر دو عالم میں وسیلہ ہے محمد کا
اسی باعث کیا پیدائے سایہ آپ کے قد کا
جہانین غل ہوا سلطان عالم کی جو آمد کا
کسی سے حل ہوا عقدہ نہ اب تک میسر احمد کا
جو سچ پوچھو تو گیلے بس ہی اک ذکر حمد کا
اوا ہوش کر کیونکر حق کے اس حسان حید کا
اندھیرا یاد آتا ہے مجھے جو وقت مرتد کا

نہ ہوں مشتاق حبت کا نہ جو یا جاہ و منصب کا
منا ہے کہ دکھلاوے خدا جلوه محمد کا

ہوں مدح خوان جناب رسالت مآب کا
میں جتنی ہوں باعث ام الکتاب کا
جب سے لیا وسیلہ شہ شیخ شاد کا

کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا
کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا
کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا

<p>اوس کو نہیں ہے خوف حساب و کتاب کا نام خدا ہے نام محمد جناب کا بالے سر پر ایک لکڑا احباب کا اور جسم اک ورق ہے خدا کی کتاب کا جیسے غزل میں شعر کوئی انتخاب کا</p>	<p>مے جس کو عشق شافع یوم احساب کا بہر نہیں ہے کوئی شہ لا جواب کا منظور تھا خدا کو کہ سایہ نہ بوعیان رخ و لعل تو زلف ہے والیل آپ کی یون خیل انیا میں ہیں سردار مصطفیٰ</p>
--	--

شفاق میں ازل سے شہ لا جواب کا
کیا خوف حشر کو ہے حساب و کتاب کا

<p>خاک یہ بھی کوئی جینے میں ہے جینا اپنا خامہ کیونکر نہ بنے ہر طوبے اپنا کدو کھلا میں نہ ہو سے ید بیضا اپنا کیون نہ مضمون ہر ایک قند سیٹھا اپنا مومنو سے یہی ماوے یہی مجسا اپنا غرق کس طرح سے پر ہوگا سفینا اپنا</p>	<p>نہ ہوا گامے سرفروے مدینہ اپنا وصف کس قامت بے سایہ کا لکھتا ہونین رشتک خورشید کف مائے محمد ہے بہین وصف لکھتا ہوں میں حضرت کے لب شیریں کا چوڑ کریم درجہ کھو جا میں کس جا نا خدا جب کہ محمد سامعیم ہو جا</p>
---	---

دیکھئے قبر میں شفاق بیگلی کیسی بڑ
چاک اس غم سے سدا رہتا ہی سنا اپنا

<p>شیدائے حق رسول علیہ السلام کا طالب نہ چور کا ہوں نہ کوثر کے جام کا بشیک وہ بد نصیب ہے دوزخ کے کام کا مقصد یہی ہے امی مرے آقا غلام کا</p>	<p>کیا مرتبہ ہی احمد عالی مقام کا واعظ ہوں مست باوہ حب رسول سے محبوب کبریا یہ جو شیدائہنین والا ہے ایکبار مجھ کو روضہ ہندس دکھائے</p>
--	--

ر کہ خوان عاجزی میں بعد عجز لا یا ہوں
وہ تحفہ حقیر غلاموں کا ہے یہی بند
والفجر روئے پاک تو واللیل زلف کو
میرے نبی کے عارض پر پورے بسلا
پنہا کے تہہ جامہ لولا ک آپ کو
فرما و کس کی شائین ہے حیر امت

یا مصطفیٰ قبول ہو تحفہ غلام کا
یعنی مدام درد و درد و سلام کا
مضمون حق نے خوب لکھا صبح و شام کا
مہر ہو منہ کہاں ہو یہ ماہ تمام کا
سردار حق نے کر دیا ہر خاص و عام کا
یہ مرتبہ ہے امت حیر الانام کا

نعت نبی کے کہنے سے یہ مرتبہ ملا
مشتاق ہے جہان مر شیرین کلام کا

عشق جس ولین تیرا لے مہ تابان ہو گا
جس نے اوس غیرت خورشید کو دیکھا ایکبا
کفش رومی احمد یہاں یالی جس نے
اوسکی تعظیم کو محشر میں لٹیکے قدسی
بے ریا جس نے محمد کی اطاعت کی ہے
جو کوئی کا کل احمد پہ فدا ہے وہ دلا
گرے شہر سے صدمہ اسے کیونکر ہووے
دیکھ ہمار محمد کو سچا بولے پہ

دل وہ صد غیرت خورشید و رخسان ہو گا
مثل آئینے کے وہ شمشاد و حیران ہو گا
دیکھنا حشر میں وہ غیرت رضوان ہو گا
جو کہ مداح رسول شہر ویشان ہو گا
بوریا اس کے لئے تخت سلیمان ہو گا
گیوے عور سے جنت میں پریشان ہو گا
جسپہ یا شاہ ترا سایہ و امان ہو گا
ایسے پیار کا ہے تو نہ و رمان ہو گا

تنگی و شہر سے مشتاق ہوں بغیم کیونکر
خیز خدا کون مرے حال کا پرسان ہو گا

یا نبی مجھ کو مدنیے میں بلا یا ہوتا ہے

جلوہ حسن خدا داد دکھایا ہوتا

بخش کر اپنی غلامی کا کوئی اونے کام
 بندے گر مجھے شرب مین ہنیں بولتے
 صورت گرد پس قافلہ جاتا مین ہی :-
 ماسوا جنت و دوزخ کے کہی لے واعظ
 ہوتے مسجود ملائک نہ کہی آدم ہی :-
 تھی یہ حسرت مجھے لیجانی دینے نعمت
 شمع رخسار محمد کا ہون پر واز مین :-

رشتک دارا مجھے یا شاہ بنا یا ہو
 کاش رویا ہی مین ویدار وکسا یا ہوتا
 بخت خوابیدہ نے گر مہکو جگایا ہوتا
 وصف رخسار بنی مہکو سنایا ہوتا
 شرف نوز محمد چونہ پایا ہوتا :-
 بخت نے ایسا مقدر کسین پایا ہوتا :-
 بزم مین شمع کی مہکو جلایا ہوتا :-

روح کو خوف کحد سے نین تن مین آرام
 کاش ششاق مین دنیا مین نہ آیا ہوتا

کوئی ذات محمد کی برابر ہو نہیں سکتا
 کلیم اللہ خلیل اللہ بجا مین اور روح اللہ
 جو کوئی کفش بر وار شہنشاہ و د عالم ہے
 فراق مصطفیٰ مین شک جو نکہون سے کرتا
 نبی کے عارض تابان سے کیا نسبت یوسف کو
 عمل گر بچہ دہے ہون بجز خب محمد کے
 یہ سب ہکا کر شتم ہے کہ احمد بن کے خود آیا
 لکھو گر لاکھ سمجھانکو دل کے نفوت کا مضمون

ملک جن و بشر مین کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا
 مگر ان مین کوئی معشوق و اور ہو نہیں سکتا
 برابر اوس کے دارا اور سکندر ہو نہیں سکتا
 مقابل اوس کے مطلق لعل و گوہر ہو نہیں سکتا
 کہ فرہ ہمسر خورشید خاور ہو نہیں سکتا
 پذیرا ایک ہی تو روز محشر ہو نہیں سکتا
 وگرنہ ہو کے اک قطرہ سمندر ہو نہیں سکتا
 بجز تائید خالق کے خنور ہو نہیں سکتا

وہاں شہید از لیجا اور بیان ششاق خود خالق
 یہ وہ طوہ ہے جسکا کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا

کر لیا جس نے کہ اک بار نظار استرا فخر کی جا ہے کیا ہست احمد ہم کو یا خدا بہر بنی میری ہی فرما ادا دے وہ جہان سے وہ کرے دیدہ دل بندیا ہو زینحا کی طرح یوسف مصری شیدا شب معراج میں تھا حسن کا نقشہ لیا	جان و دل سے وہ بنا والہ و شیدا تیرا شکر کیونکر ہوا و خالق مکیست تیرا میں ہی اک عاجز و مسکین ہوں بندہ تیرا یا محمد جسے ہو جائے نظار استرا و یکہ پائے جو کہیں چہرہ زیبا تیرا محو نظارہ تھا خود خالق مکیست تیرا
---	---

بخت پر اپنے بہشتاق ہونا زان کیونکر
مع خوان کہتی ہے خلقت اسے شاہا تیرا

اگر حسان فلک اتنا کیا ہوتا تو کیا ہوتا نہ یہی حسرت رہی دل میں کہ اس شاہ دو عالم عروج بخت پر میرے فلک کو رشک آجاتا وہ اقدس پہ بلو اگر مرادین عشق کا حضرت سجدے نام جس جا کا بہت تارک ہر وہ گھر عمل لاکھوں کئے امی دل ہوا حائل نہ کچھ تجھ کو لکھتا کتاب قدرت نے مجھ کو و اصف احمد ق کہ ہوتا جیتے جی مجھ کو ہی ویدار رسول اللہ	مجھے کوئے محمد لے گیا ہوتا تو کیا ہوتا حضور میں طلب مجھ کو کیا ہوتا تو کیا ہوتا مجھے خاک و راہد کیسا ہوتا تو کیا ہوتا کچھ اس کے درد کا چارہ کیا ہوتا تو کیا ہوتا اگر شمع عمل سمرہ لیا ہوتا تو کیا ہوتا و طیفہ نام احمد کا کیا ہوتا تو کیا ہوتا مقدر میں اگر یہ بھی لکھا ہوتا تو کیا ہوتا یہ رتبہ لطف سے حق نے دیا ہوتا تو کیا ہوتا
---	---

ترے مشتاق کا پیار و طیفہ ہی ہی ہر دم
حضور میں طلب مجھ کو کیا ہوتا تو کیا ہوتا

جو کہ شیدائے خیر الوری ہو گیا	وہ پسندیدہ کبریا ہو گیا
-------------------------------	-------------------------

جس کا دل گویا مصطفیٰ بن ہینا کل خدائی دیکھو میرا ماہرو ماہ بطحے سے ہاں آفتاب فلک شکر صد شکر ذات بنی کے سبب ظلمت کفر بالکل ہوئی کل العدم حسے سرتابی کی آپ کے حکم سے اک نظر حسے دیکھا مہین دلسے وہ	نتیغ غم سے وہ بیشک رہا ہو گیا دلیر بادلیر بادلیر رہا ہو گیا بے ضیاء بے ضیاء بے ضیاء ہو گیا منکشف راز قالو بے ہو گیا حبسے نور بنی جلوہ زار ہو گیا قدر خالق مین وہ مستبلا ہو گیا ہاں فدا ہاں فدا ہاں فدا ہو گیا
--	---

رحمت حق ہے شتاق کے سبب

تو مدیح رسول خدا ہو گیا

حکم باری سب یہ ہے یہ آج جاری دیکھنا آمد سلطان عالم کے سبب اے مومنو ہو گئے قربان اوس شاہ جہان پر اولین بہر خالق ایک نظر ہم پہی سلسلے ابر کرم دیکھ لے سیاب کو آتش پہ رکھو وہ بشر عشق احمد سے ہونا چیر سے کچھ چیر مین عاصیوں کی شرم محشر مین تمہاری ہاتھ سے حس نے اوس خورشید عالم کا نظارہ کر لیا لگد تو پہلے شور و ندان بنی کے وصف مین جس کا عاشق ہے فدا اوس کی بہن الفت ہوئی	آتی ہے جگ مین محمد کی سواری دیکھنا اندون کسی شیاطین پر ہے خواری دیکھنا اب فدا ہونے کو آتی میری باری دیکھنا حد سے گذری ہے ہماری شہبازی دیکھنا جس کو ہو منظور میری بہت ساری دیکھنا ہو گیا خاک کی پہ کیا فضل باری دیکھنا ہو کہیں حق سے نہ ہو کوشش ساری دیکھنا اوس کو کب لازم ہے ماہ ماہ ساری دیکھنا ہوتی ہے مضمون کی پہ کیا آید ساری دیکھنا اوج پر ہے کس قدر صفت ہماری دیکھنا
--	---

کیا ملک کیا جن و ہنسان خود خدشتاق ہے
میرے دلبر کی ہے صورت کیا ہی پارمی ویکنا

کون ہے جگ میں احمد نانا نور سیکا ہے سب جا
حق کی عنایت ہے اپہر ختم رسالت ہے سپر
عارض روشن پہ اوس کے شمس و قمر ہی ہیں صد
رتبہ ایسا ہے پایا شتم نبی سے کہلایا :۔
پانی اوس نے سے معراج رحمت حق کا سر تاج
خلد و سقر عرش و کرسی جن و ملک و آدم ہی

جان و دو عالم اوس پہ فدا نور سیکا ہے سب جا
ناتے احمد ہے کس جانور سیکا ہے سب جا
حامی ہے وہ امت کا نور سیکا ہے سب جا
اوس پہ قرآن ہے آیا نور سیکا ہے سب جا
مالک ہی جزو کل کا نور سیکا ہے سب جا
نور سے اوس کے ہیں پیدانور اسیکا ہے سب جا

احمد سب سے فائق اوس کا مشتاق ہے خالق
دلبر ہے کل عالم کا نور سیکا ہے سب جا

روایت ہا سے موحده

بخت و اژدہا میرا گر محکوم و کما ہے شرب
غنجہ دل شمس حیر سے مرجا یا ہے :۔
قامت احمد بے بیم پہ شہید ہون میں :۔
ہوں کر خواہش حبت نہ ہو رصوان کو کہی
ہے یہ امید کہ مر کر ہی نہ نکلون و اماں سے
جذبہ دل مجھے نہ خبر کر دینا نہ نہ

جان فدا شہ پہ کردن تن کو فدا ہے شرب
کاش اسی طرف ہی آجائے ہوئے شرب
اس لئے محکوم ہے مرغوب شنائے شرب
خواب میں دیکھے گر ایک بار فضا ہے شرب
گر مجھ مجھے اک بار بلائے شرب
قافلہ گر کوئی اس سمت سے جائے شرب

وہ ہی دن ہووے کہ مشتاق ہو مقبول دعا
روز و شب ہاتھ اٹھائے ہوں برا شرب

سجی می دعا شہر یار عرب
اپنی الفت کا ساقے کو ترپ
بند سے دل تنگ آیا ہے
نفس شیطان میں ہے ایمان
بحر عیان میں غوطے کھاتا ہوں
جب دم و پیرین ہونہ سے میرے
زیر دامن روز محشر میں
نام نامی سے آپ کا حمد
اپنے گیسو کا لے جیب حندا
مالک و دجسان شمع امم

رخ اوز و کما شہر یار عرب
ایک سا عنصر بلا شہر یار عرب
اب مدینے بلا شہر یار عرب
انے مجھ کو بچا شہر یار عرب
نو کنارے لگا شہر یار عرب
نکلے کلر تیرا شہر یار عرب
مجھ کو لینا چہا شہر یار عرب
اور لقب مصطفیٰ شہر یار عرب
مجھ کو خوشبو سونگہ شہر یار عرب
تم کو حق نے کیا شہر یار عرب

جو نین مشتاق ایک مدت سے
اپنا جلوہ دکھا شہر یار عرب

آئی فضل سے اپنے دکھا دیا عرب
جائے سرمائے آنکھوں میں لگاؤن میں
نین سے خوشش باغ خیابان مجھے یار
جو اہل تاج زمانہ تھے وہ ہوئے گونگے
سے نہ چاہ زلیخا کی دل میں یوسف کی
مجل کیا حسرت عیسیٰ کی پیچھے اوس طاقت
مدینے شاہ کے مشتاق سجاد سے جو آئے

گزر گیا ہے بہت حصے سے ہتھار عرب
صبا جو لائے کہیں کسر طرف غبار عرب
ولی دکھا مجھے اکبر تو بہار عرب
جو اجا نین جو پیدا وہ نامدار عرب
نظر جو آئے ہوئے جلوہ لگا عرب
گیا جان شب معراج راہوار عرب
مدوامی بہت کہ ہوں میں امیدوار عرب

یہ آکے روح الامین بکار کو آج شب ہے

معراج کی شب

زمین سے لے چرخ ہفتمین تک تمام عالم ہے

نور آگین

ملک جو کہتی ہیں ہم ہیں قربان تو حورین کہتی ہیں

ہم صدق

نہ لے مشتاق آپ کا شاہ براق ویر مجھے

ہے بھیجا

اٹھو پیار اٹھو پیار کہ آج شب ہے

معراج کی شب

ملک دورویہ کمرے میں ساگر کہ آج شب ہے

معراج کی شب

اب آتے ہیں بشوایہ ہمارے کہ آج شب ہے

معراج کی شب

بڑھینگے رتبے عجب تمہارے کہ آج شب ہے

معراج کی شب

کہیں میں موسے کہیں میں عیسیٰ کہیں کثرے میں خلیل و یوسف

ورود خوان میں یہ حق کے پیارے کہ آج شب ہے معراج کی شب

وہ دن ہو کاش کہ یہ خاکسار جلتے عرب

رہے نہ باغ جناں یقین ہے رضوان بھی

سینم خلد جو آلی تو میں یہی سمجھا پڑ

بقی ہمارے ہاوسے مسلمان پارو

جسے کہ سیر تہبان دیکھنا ہو دینا میں

اکہی آرزو سے دل کی یہ تناس ہے بے

بھی ہے عرصہ سے ولین مگر ہوئے عہد

اگر وہ خواب میں ایک بار دیکھ پائے عرب

خدا نے بھیجی ہر طرف ہی ہو لے عہد

سند قرآن کی وہ رکھتا ہے پیشوا لے عہد

وزیر یہ کھدو عزیز وادے کہ جابے عرب

زبان و من میں ہے جینگ لکھون شتا عہد

مدینے جایگا مشتاق شاہ سر کے بل

اگر وہ ہنسہ شایان مجھے بلائے عرب

جان لکے تن سے روضہ انوار کے قریب

پنجاوے کو ملی اوس شاہ ابرار کے قریب

چاہتے ہو زرتو جائے زردار کے قرب یون موئے زلف کبر ہن خاں کو قریب آیا جو وقت نزع تصور حضور کا بے شک وہی ہن عاشق صادق جانین کیا آپ کا من کشتہ تیغ ادا نہیں	جاو لگا میں تو احمد مختار کے قریب کالی گٹا ہو جون مہاروار کے قریب گویا مسیح آگیا ہمار کے قریب ہر وقت جو رہیں در و لدار کے قریب آئے کہی نہ آپ دل افگار کے قریب
---	---

شفاق ہون مدنیہ میں من کو چاہے
بلبل کو آشیانہ ہو گلزار کے قریب

رویف تالے فوقانی

تمنا ہے کہ دیکھوں اوس شہ فقور کی صورت مثال خار غنچہ سو کہہ کر ج طرح ہو جاو بسی انکھوں کی تپلی میں سیہ لہف نبی جیسے خدا کی خاص جنت ہو یا عشق نبی و نہ یہ برکت ہو محمد کے قدم کی جو چاکعبہ زبان سے راز میم احمد سی گر کہدیا اہل	سے دار احبے در پہ بندہ مجبور کی صورت نبی ہجر نبی میں یون دل رنجو کی صورت نظر میں روز روشن ہو شب و یجور کی صورت کہان میں بندہ خاکی کہان وہ نور کی صورت جلاتی ورنہ اسکو بھی تجلی طور کی صورت تجربہ بھی دار پر چنگے جون منصور کی صورت
--	---

گل رخسار احمد کا نظار کر لیا جس نے
نظر میں خار ہے شفاق اوسکے حور کی صورت

دزار خے پر وہ اٹھاویکے حضرت مراغیہ مدعا ہو شکفتہ پڑ پڑ	مجھے مثل موسے گراویکے حضرت اداسے دزار مسکراویکے حضرت
---	---

کروں میں سنرا موش سب جب دینا
 نظر آئے ہر شے میں جلوہ بہتارا
 تمنا ہے مدفن کو میرے خدا را :-
 ہے روشن جہان یہ تمہارے قدم سے
 مرے غم میں جرم پر اب کرم سے :-
 مہتین خلق کہتی ہے رشک مسیحا
 طبیعت ہے خوف کدے ہر اس
 غضب ہے کہ بولا توہن میں فکر عقبے
 عجب خواب غفلت نے ہے اکی گہیرا
 سون و در و فرقت کو ہائے کب تک
 پہرون و در بند میں ہائے کب تک
 برہنہ سے ملو بس تقویٰ سے خادم

کوئی سا غریب پلا دیکھے حضرت
 مرے دل کو ایسی جلا دیکھے حضرت
 دینے میں تیزی سی جا دیکھے حضرت
 چہرہ دو مجھے آپ لہ غم سے :-
 زرا برق بخشش گرا دیکھے حضرت
 ز عصیان مجھے ہی شفا دیکھے مولا
 کی طرح یہ غم مٹا دیکھے حضرت
 ستم ہے غرق گنہ ہوں سراپا
 خدا را مجھے اب جگا دیکھے حضرت
 یہ رنج و مصیبت سون ہائے کب تک
 مجھے اپنے در پر بلا لیجے حضرت
 اڑھا دیکھے وامن ز لطف و رحم

ہون شتاق مدت سے یا شاہ اکریم :-
 مجھے اپنا جلوہ دکھا دیکھے حضرت

کدور صنوان سے کہ منجھکو نہ دکھائی جنت
 جس نے صحرائے مدینہ کی ہو اکھائی ہے
 دیکھ لے گرتے کوچے کی فضا یا احمد
 لطف جس نے تیرے کوچے کا پایا کچھ بھی
 عاشق حور ہے معلوم ہوا لے واعظ

دشت شرب مرے دل کو بجائی جنت
 اوس کو کیا خاک پسند آئے ہو اجنت
 ہی یقین شرم سے مٹا اپنا چہرے جنت
 یا محمد کہی اوس دل کو نہ بہائے جنت
 اسی باعث سی تو کرتا ہے نہائے جنت

مین وہ شیدا ہوں محمد کا کہ دیکھوں تیرا کہی
لاکھ انداز مجھے اپنے دکھائے جنت

لطف توجب ہے کہ اشتاق بروز محشر
سوف شام سے مجھے آپ بلائے حشر

دکھائے جنت مجھ کو تو میرے دلدار کی صورت
خس و خاشاک شیرب کی ہے وقت جسکی نظروں
تپ ہجر محمد نے بڑھایا صغف اس درجہ
جو ذکر مولد احمد کو کٹا ہے کہ بدعت ہے
تصور میں درو ندان حشر کے جو روتا ہوں
یہاں تک کٹے ہیں مین گل ہجر رسول اللہ
شیعہ اشرعینے احمد مختار کی صورت
گل جنت نظر آتے ہیں او کو خار کی صورت
پڑا رہا ہوں بستر پر سدا بیمار کی صورت
خداوندانہ دکھلائیے بد کردار کی صورت
تو بجاتا ہے ہر قطرہ در شہوار کی صورت
بنا ہے اندون سینہ مرا گلزار کی صورت

مین ہوں مشتاق مدد کے خدا تو اپنی رحمت کے
کسی صورت دکھائے سید ارار کی صورت

روایف الثمار

الغیاث اے شاہ شاہان الغیاث
توشہ عقبے ہنیں کچھ وائے غم نہ
مور سے بھی ہوں صغیف و ناتوان نہ
یا محمد وقت استمداد ہے نہ
نفس کے ہاتھوں بہت نالان ہوں نہیں
عاصیوں کے سر پہ ہو محشر کے دن
ناخدا فی کیجے مشتاق کی نہ
ہوں بہت حق سے پیمان الغیاث
بہر لیا عصیان سے واماں الغیاث
اے مرے رشک سلیمان الغیاث
چارہ ساز و روزمندان الغیاث
ورے ایمان ہے شیطان الغیاث
سایہ افکن تیرا واماں الغیاث
موج زن ہے بحر عصیان الغیاث

رویف اسیر

باغ جهان میں آئی نسیم ہزار آج
آدھ چن میں آج سے کس کو نہال کی
زکس کو کس کی چشم سو نہکا ہے انتظار
سو سن زبان حال سے آا کے وجد میں
جس کے بے بے خلق میں خالق کا ہے طور
تم ہی ادب سے مومنو صل علی پڑ ہو
جائین سے ناز کہ ہوں ذاکر بنی :
لکھا ہے وصف عارض تا بان مصطفیٰ
حور ملک میں شور ہی تماشہ سروج
الدرے تجلی شمع رخ رسول :
ہر شاخ سبز پوش ہے مثل نگار آج
کیوں سر جو ہم جاتے ہیں ستار آج
لالہ ہے کس کے عشق میں یون و اند آج
کس پر درو پڑتی ہے یون بار بار آج
رونق فراتے زرم سے وہ دیو قار آج
خوش ہو گی تم سے روح شہ نامدار آج
حاصل کلیم کا ہے مجھے فخر آج
چمکے نہ شعریں مرا خورشیدوار آج
آتا ہے سیر خلد کو رفرف سوار آج
ہنان تو کیا ملک ہی بن پروانہ دار آج

مشتاق تو بھی سختی مرقد سے ملک امان

ہاں جوش رہے رحمت پروردگار آج

الدرے سے زیبائے حضرت شب معراج
موسے کو کمان طور پہ یہ مرتبہ حاصل
اون کے توقف ساتھ میں چاہیں شیر تھے
پہنچے ہیں نئی عرش پہ نعلین گو پہننے :
الدرے نے فرمایا کہ جو مانگو وہ بخشون :
نہ عمن خدا بخشدے تو اپنے کرم سے
جس سے تمی خجل ماہ کی صورت شب معراج
جہل ہے محمد کو جو رفعت شب معراج
یان لاکون فرشتوں کی جاعت شب معراج
پائی مرے حضرت نے یہ عزت شب معراج
ہے جوش پہ دریا کے محبت شب معراج
ہے سب پیاری مجھے بہت شب معراج

سرکار الہی سے مرے پیار سے بنی کو
مشتاق ملا تاج شفاعت شب سراج

قصیدہ در صفت بارہ امام رضوان اللہ علیہم اجمعین

<p>اور عاشق خدا بن ہی تین چار پانچ رہبر بن رہنما بن ہی تین چار پانچ پرورے بہا بن ہی تین چار پانچ وہ منظر خدا بن ہی تین چار پانچ اور نور مصطفیٰ بن ہی تین چار پانچ وہ معدن سخا بن ہی تین چار پانچ وہ چشمہ عطا بن ہی تین چار پانچ وہ تیغ لاقتا بن ہی تین چار پانچ</p>	<p>ہم کے پیشوا بن ہی تین چار پانچ :- مشکل میں اور بلا میں دم نزع گور میں دیئے معرفت کے شناور تو لاکھ میں نبی کے سبب سے خلق میں خالق کا ہے ظہور نور خدا سے نور بنی کا طور ہے :- گھر تک رضا سے حق میں جہنم نے لٹا دیا جاری سے جنگے فیض سے ہر وفا سخا قبضہ سے جنگا شرق سے تا غرب مومنو</p>
---	---

مشتاق سچ تو یہ ہے کہ دونوں جہاں میں
مقبول کسب یا بن ہی تین چار پانچ

رویف المار

<p>خیال زلف پیمیر ہے ولیم جان کی طرح تمہارے ہجر میں یا شاہ ایک مدت سے الہی کون سے گلر و کی آمد آمد ہے :-</p>	<p>بنی ہے صورت دل سر بوستان کی طرح ٹپ رہا ہوں میں فرقت میں نیم جان کی طرح کہ سر و باغ میں ہو میں ہیں خوشان کی طرح</p>
--	---

نسیم کوئی محمد سے کرم مجھے سرسبز :
 ہوسا تہ قافلہ شوق و آرزو میرے :
 محبوب محمد عجیب دولت ہے :
 تلاش جلوہ احمدین مرنا ایسا :
 آہی حسرت دیدار ماہ بطنے میں :

کہ باد ہند سے کھلا دیا سحران کی طرح
 روان ہوں سوئے مینہ تو کاروان کی طرح
 غریب اس کو رکھو دلیں نقد جان کی طرح
 نشان مرا سنیں مٹا ہے بے نشان کی طرح
 دل و جگر مرے صد پاک ہیں کتان کی طرح

خدا کا اور ہی شتاق و ربا کوئی : :

تا تو سے کہیں شاہ اس وجان کی طرح

یہ لیل گسو تو فجر کھڑا دین جو کثر تو و الضحیٰ رخ
 ابھی لٹا تھا آگے برقعہ کہ غش میں آگے کلیم و کیو
 قتل ابرو نگہ کا گناہل میر کا کل موجب کا عالم
 وہ قد کہ صدقہ ہے جب طوبی فدا صد پر مرغ صد
 نگار میر جو بچہ خود کے ہولہ سیر فلک کا خواہان
 کمان میں حسین یوسف کو فقر و صفت جہین کی

یہ خون چشم نبی کی رحمت پوری تفسیر مل اتلخ
 نہ جانے کیا حال ہوتا اونکا دکھانا اگر میر اور بلخ
 ادایہ مائل ہو جس کے خالی مہیکہ ایسا کمان سلخ
 یہ رخ ہی وہ رخ کہ گر خون کے خون قربان نہ راخ
 وہ چمکا حسن سیح کا جلوہ کہ دیکھو نہ چہا لیاخ
 مگر یہ تہیہ مصطفیٰ کا او نہیں گایا ہے رضیاخ

عیان ہے صورت کے شان باری کیون ہو شتاق تلن باری
 سیاہی شام اب کی کامل صبح ازل ہے بجا شہراخ

روایت الدال

رتبہ ہے کیا بہتدا صلے محمد : :
 عیے کو کب ہے رفتہ پرتے فلک سوز اند

کتاب ہے تمسک الخالق یا مصطفیٰ محمد : :
 ہے تکیہ گاہ تمہارا عرش حسدا محمد

<p>پر وہ میں سیم کے چپ آیا ہے آپ خالق بخشی خطائے آدم حقے بفضل و احسان شکر نیکر آ کے بولین نہ مستدر میں کچھ و کیو یہ بید کیا ہے کتا ہے رب اکبر وصل ہو حق سے ایسے جیسے کہ جان و تن بسین وصف و ندان اور و القلم ہے مینی</p>	<p>سمجھا نہ رفز کوئی گیا ہے ہلا محمد جدم لیا ہے اوسنے نام آپ کا محمد شیدائے مصطفیٰ گر بولے کہ یا محمد میں جانوں مصطفیٰ کو مجھ کو میرا محمد حق سے نہ تم جدا ہونا تم خدا محمد ہے نون چشم حق میں وصل علی محمد</p>
---	---

شیدا ہمارا خالق مشتاق تم خدا کے
 معشوق خود ہے عاشق تم دلر با محمد

<p>و کلا و سے خدا مجھ کو ہی دیدار محمد گل بحر خیالت میں ابھی رشک سے دو بین ہوتا کسی شیطان نہ سزاوار جسم نن رانی فقہ کا ہے ہی ہم سے تقاضا کر دیتی ہے مفلس کو غنی چشم زدن میں جاروب کشی کو چہ حضرت کی ہے شاہی</p>	<p>موتا ہے تپ ہجر سے بیمار محمد گر آئے نظر سرخے رخسار محمد کہنت کرتا اگر انکار محمد دیدار خداوند ہے دیدار محمد کسی ہے سخی و کیو تو سرکار محمد ہے ظل ہما سایہ دیوار محمد</p>
--	--

کیون نفس سرائی نکلون لغت نبی میں
 مشتاق ہو میں بلبل گلزار محمد

<p>زمین آسمان ہر دو میں خوان احمد آیت لشرک من اللہ حسین بشر مدح خوان ہو تو کیا ہے تعجب</p>	<p>بنایا ہیں حق نے مہمان احمد یہ اونا سلسلہ ہے وصف احسان احمد خدا آپ خود ہے شنا خوان احمد</p>
--	---

آئی قیامت میں تیرے کرم سے
خدا عاشقان بنی کا ہے شیدا
ایک عرصے سے دلیں لو لگی سے

ہو سایہ گلن سر پہ دامان احمد
یہ رکھتے ہیں زہرِ غلامان احمد
ہون میں ہی شمعِ شبتان احمد

کہنگے یہ محبت میں مشتاق قدسی بن
وہ آتا ہے دیکھو شاعران احمد

ادب سے لے محبان محمد
ملک مند چومتے ہیں گردِ پیرِ گر
گھر ہوئے تو ہو کچھ اوس کی منیت
جسے تم لامکان سمجھے ہوئے جو
وہ صوان سے بھی ہر شبہ میں افزون
خداوندِ احق آل احمد بن

پڑ ہو صلوٰۃ بر شان محمد
جب ہوتا ہوں شاعران محمد
کہ لا فیت ہے وندان محمد
وہی ہے خاص الیوان محمد
عزیز و جو ہے دربان محمد
کفن ہو میرا دامان محمد بن

میں ہوں مشتاقِ پلے ایک قصیدہ
سناؤ اور در شان محمد بن

خوشا وقتِ جہان میں ہے شہِ دشتیان کی آمد
نہ کیوں بزمِ سینان جہان ہو درہم و درہم
گیا دورِ سلیمان و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ بن
سین ہے کشتی امت کو غم کچھ بحرِ عصیان سے
لقب پایا ہے حسنہ رحمت اللعلین حق سے
نہ کیوں معدومِ شرک و کفر کی ظلمت جہانسی ہو

شفیع الحشر یعنی صاحب القرآن کی آمد
ہے ان روزوں جہانین و لبریزوان کی آمد
اب اس تختِ زمین پر ہے پڑے سلطانِ عالم
جہان میں فوج کی ہے کج کشتی بان کی آمد
محبوب ہے اسی اب رحمت رحمان کی آمد
کہ عالم میں ہو شکِ منورِ لمعان کی آمد

اگر حق پوچھتے ہو مجھے اے مشتاق تو سن تو
وہ عالم کے دل و جان سے الیاں کی آمد

حبیب خالق اکبر محمد	مقرر ساقی کوثر محمد
صفوف انبیاء و مرسلین میں	بلا شک حاکم و ہنرمند محمد
مکلفان پر شید ایک زلیخا	خدائی کے بنے دلبر محمد
شہر تو کیا ملائک کے بلا شک	بھے ہیں رہنما رہبر محمد
نہ ہونگے مہربان مان باپ ایسے	ہیں جیسے مہربان ہمہ گیر محمد
سچ ہے عیسیٰ و موسیٰ میں مل	مگر ان سے بہ ہیں برتر محمد

میں ہوں مشتاق حضرت و رو ہے یہ
حبیب خالق اکبر محمد

نہ خواہش غر و جاہ مجھ کو نہ زر ہے و رکار یا محمد	یہ التجا ہے کہ بہر خالق دکھا دو وید یا محمد
غم جدائی میں سہون کب تک کمال منظر میں رہیں	خراب خستہ پردوں میں کتبک دکھا دو وید یا محمد
ہے جان لیتا غم جدائی عدو منوس کل خدائی	نہ جانوں تم تک جو کب سامی دکھا دو وید یا محمد
تمہاری فرقت فی مجھ کو مار اسنیں جہان میں مرا گدلا	مدد کرو اب مدد می خدا را دکھا دو وید یا محمد
کو کسی درد دل سناؤں یہ حال اتہ کسی دکھاؤں	میں حامی اپنا کسی رہناؤں دکھا دو وید یا محمد
متنبہں محبوب رب اکبر تمہیں جو بیشک شفیع محشر	ہے تاج رحمت تمہارے سر پر دکھا دو وید یا محمد
تمہارا وہ حسن دل رہا ہے کہ جبک مشتاق خود خدا	تمام عالم کی جان فدائے دکھا دو وید یا محمد

رویت الہی

شیخ جی دیکھے میں نے اپنے اکثر تعویذ
 دیکھی تھیں کوہی غفلت کا فی نہ
 یوں تو کرد الے بہت گندے پلٹے تھے
 ہوتے پھر جسے ورد محمد وہ کرے
 غور محشر کی حرارت سے جو بچنا چاہو
 سختی نزع میں اور گو رکی تار کی میں

نام احمد بن محمد دیکھا کہیں بڑے بکر تعویذ نہ
 کر لکھے وصف محمد کا مکر تعویذ نہ
 پر نہ پایا کوئی اس نام سے بہتر تعویذ
 وہم میں سب میں مٹا ہے یہ اکثر تعویذ
 نام احمد کا لکھو اپنے صبر پر تعویذ
 جب احمد ہی کا کام آتا ہے اکثر تعویذ

ہو نہ مشتاق کہی مہر سلیمانی کا نہ نہ
 نام احمد کا کہہ سے جس کے جگر پر تعویذ

ردیف الرام

لے دلبر نازک ادا از لطف سوئے من نگر
 و خواب من کشید بیا از برق جلوہ نما
 رنگ رخت لے ستمن رشک فضا و نثرن
 لے سرو قد بر جسم تو زیبا قبا سے سروری
 از بیت روز جزا و دل قلق دارم بسا
 من جرم سجد کردہ ام از حق بسے شر مندم

وے مائے شرم و حیا از لطف سوئے من نگر
 محو تجلی کن مرا از لطف سوئے من نگر نہ
 گیسوئے تو مشک سخن از لطف سوئے من نگر
 خشم است بر تو دلبری از لطف سوئے من نگر
 آزاد و زان کن حضرت ما از لطف سوئے من نگر
 بر تو رجوع آورده ام از لطف سوئے من نگر

من مینو اسکین گدا تو شاہ سلطان من نہ
 مشتاق لعلے جان من از لطف سوئے من نگر

ذکر محبوب خدا لے دل سنانا ہے ضرور
 اکثر یہ سلام کی عظمت جہاننا ہے ضرور

عاشقان با صفا پرتیا ہوں وصف مصطفیٰ
عیش خانہ جس کو سمجھے ہوش ہے زندان سرا
نزع کی منزل سے چل کر قبر میں ہو گا قیام
ہے صراطِ پل غریب بال سے باریک تر نہ
حشر کے میدان میں شور نفسی نفسی ہو ہے جب

تکو ہی یہ ذکر سر سر جکانا ہے ضرور
اس طرف کب تکو اپنا دل لگانا ہے ضرور
اور وہاں سے پیش حق ایک روز جانا ہے ضرور
لیکن اس پر بہین ایک روز جانا ہے ضرور
مصطفیٰ کو حامی اوس جاگانا ہے ضرور

لکھ کے اے مشتاق وصف عارض بابان شا
محکو تار کی مرقد کا مٹانا ہے ضرور

پرموید و احمد عالی مقام پر
کرنا یہ عرض میر لطیف سے کہ اے شہا
آیا جو در پہ آپ کے مقبول حق ہوا
زاہد ترے کلام کا کیا اعتبار ہے
شید مصطفیٰ کا یہ رتبہ ہے وعظا
طوبے فدا کے قد ہے تو عارض گل فدا
ٹل جائے دم میں آنی ہوئی سر سے سبلا
انسان تو کیا ملک ہی نہ پہنچے وہاں تک

جائے جو آئے صبا تو نبی کے مقام پر
ہواک نظر کرم کی اس اپنے غلام پر
جاری ہے فیض آپ کا ہر خاص و عام پر
ایمان کو تو نے سچ دیا کوثر کے جام پر
عاشق خدائے پاک ہے اوس نیک نام پر
قربان لعل شہ کے لب لالہ فنام پر
بیجو اگر درود محمد کے نام پر
معراج میں گئے ہیں نبی جس مقام پر

مشتاق ہوں کہ آپ کے صدقے میں یا نبی
غنی نزع ہو نہ تمہارے غلام پر

رویف الزار

وائے حسرت کوئی مقصد ہی برآیا نہ ہنوز :-
 آگئی سہرہ اجل رنگی حسرت باقی :-
 عطاء عمر کئی وصف جنان میں تیرے
 لے صبا خاک مدینہ کا بنا کر سر :-
 باد میں کہ سال سے تیری طلبی :-
 پہنڈ سے کاش مدینے کو روانہ ہوتا :-

مصطفیٰ پیاسے نے دیدار دکھایا نہ ہنوز
 وراقس پہ مجھے شہ نے بلایا نہ ہنوز :-
 جیف کچھ وصف مدینے کا سنایا نہ ہنوز
 لاکے آنکھوں میں مگر تو نے لگایا نہ ہنوز
 کسی زار نے یہ فردہ ہی سنایا نہ ہنوز
 جنت نے ایسا مقدر میرے پایا نہ ہنوز

انگلی قبر سے مشتاق تیرے پر نسیم
 یا محمد مجھے اس نسیم سے چہرایا نہ ہنوز

اے فلک یکے مجھے چل شہ ابرا کے پاس
 کام کیا جاوے جو میں صاحب زور دار کی پاس
 میری بیٹابی کی لہر خبر کر دینا
 ملک الموت نہر جا تو برائے خالق :-
 یاد احمد دل مردہ کے لئے ہے ایسی :-
 یا بنی حشر میں اعمالوں کی پریش جو جب

شافع روز جزا احمد مختار کے پاس
 ہمد موحاشہ و دہس دلبر غفسا کے پاس
 اے صبا جا جو تو ادش ابرا کے پاس
 پہنچ لینے دی مجھے تو دور و لہار کی پاس
 جیسے آجائے سیما کسی بیار کے پاس
 عیب پوشی مرے فرمائے ستار کے پاس

اپنی مشتاق کی حالت سے ہوا میر حضرت
 حاجت اظہار کی کیا کاشف ہمارے پاس

کیسی قسمت میری خالق نے بنائی افسوس
 عمر آخر ہوئی مہیات اسی حسرت میں
 کفش بردارے احمد مجھے جھل ہوئی :-

دولت دیدہ بنی ہاتھ نہ آئی افسوس
 نہ ہوئی کوئے محمد میں رسائی افسوس
 ایسی تقدیر نے قسمت حنین پائی افسوس

لاکے آنکھوں سے مر خاک و رپاک بنی نہ	عوض سرکہ کسی نے نہ لگائی انوس
تا دم مرگ بھی شکوہ کرو لگائے صبا نہ	نگہت زلف محمد نہ سنگھائی انوس
یا بنی خواب میں ہی چونکنا ہوں رو رو کر نہ	اس قدر دہشت مرقد ہے سمائی انوس

تو نے مشتاق بنی مجھ کو بنا کر خالق نہ نہ
کیا غضب ہے کہ وہ صورت نہ کھائی انوس

رویف الشین

کیا کر رہا ہے تو اے دل بے خبر تلاش	راضی خدا ہو حسین وہی راہ کرتلاش
کہتا ہے سخن واقرب خلاق لم یزل نہ	غافل تو کر رہا ہے عبث و ربہ رتلاش
آجائے نقش پائے محمد کہیں نظر نہ	شمس و قمر کو ہے یہی شام و سحر تلاش
مسکن وہ اپنا کوئے محمد کو لے بنا نہ	ایدل جسے ہو باغ حبان کی اگر تلاش

پہنچوں کسی طرح در دولت پہ شاہ کے
مشتاق دل کو ہے یہی آنہوں پہ تلاش

رویف الصاد

محمد مصطفیٰ نور خدا احسان نہ	محمد مالک شاہ و گدا احسان
محمد سا کوئی دونوں حبان میں نہ	سین ہے کوئی مقبول خدا خاص
یہ ہے تفسیر ما ذاع الجبر کی	محمد مایہ شرم و حیا احسان
وہ مقبول ہو سیری یہ خالق	بقی شافع روز حبز احسان

الہی الامان از وقت نزع ۛ ۛ ۛ
 نہ کیوں سختے رفتہ نہ دایا ۛ
 مدنیہ نام ہے جس سر زمین کا
 الہی جنت الفردوس پاوین ۛ

کہ خائف جس سے تھے سبیا خاص
 طفیل آل پاک مصطفیٰ خاص
 نزول رحمت حق ہے وہ جان خاص
 مرے عباب میرے اقراب خاص

میں مومن مشتاق مدت سے الہی ۛ
 و کما دے روضہ حنیف الورا خاص ۛ

رویف الضاد

جاری ہے دو جہان میں مگر مشیو اکافیض
 ہو جاتی غرق کشتی امت عذاب میں ۛ
 دلوائی عاصیوں کو جہنم سے نخلصی ۛ
 ٹکتی ہے نام لینے سے آئی ہوئی بلا ۛ
 چشم زون میں سیکڑوں مرد جلاتے ہیں
 باغ نعیم ہم سے گنہگار پاتے ہیں

مقبول کردگار شہ لا فت کانیض
 کرتا جو ناخدا ئی نہ گر مصطفیٰ کانیض
 دیکھو تو کس قدر ہے رسول خدا کانیض
 والد کیا ہے نام شہ با صفا کانیض
 او نام ہے یہ غلام حبیب خدا کانیض
 تبار و مومنو سے یہ کس کی دعا کانیض

تنہائی محسوس سے نہ مشتاق خوف کر
 تیرا نسیق ہو گا وہاں مصطفیٰ کانیض

ہو بہن مریض مصطفیٰ مجھ کو وہاں سے کیا غرض
 یا ورنہ نبی مدام رکھتی ہے و لکھو شاد کام
 سایہ قصر مصطفیٰ مجھ کو نصیب ہو سندرا ۛ

شریت دید چاہئے آب بقا سے کیا غرض
 عیش و سرور کے دوام رنج و ہلا سے کیا غرض
 خواہاں بہن بہن ہی کا ظل ہاں کیا غرض

جذبہ شوق دل میرا سو بٹی ہے لے چلا
بخت میں ہے تو کبریا زلف بنی سو نگہا یگا
جسے عدوئے احمدی اوسے ہو قہر انزو می

خضر کی احتیاج کیا راہ نما سے کیا غرض
مستین جا کے مین کروں با و صبا کیا غرض
ہے وہ مکینہ و وزخی اوس کو جنان سے کیا غرض

غیر سے کیا ہے مدعا صاحب زر کا کام کیا
والہین ہے شوق مصطفیٰ شاہ دگدگ سے کیا غرض

رویف الطاف

ہوتا سنیں ہے آہ کہی یہ الم غلط
یار بختی بختین و چار یار کے
سہارا نکا ہے دل کے یہی میرا شغل
والہ مصطفیٰ کی رضا ہے رضا حق
وہ کر کے بعد مرگ ولا کچھ سرج ہو
لکھا ہے وصف مصحف رخسار مصطفیٰ

یار بشارت قبر کا ہو دل سے غم غلط
جلد گناہ میرے تو کر یک قلم غلط
ذکر رسول پاک سے کرتا ہوں غم غلط
کسا تا سنیں مہون یار و کہی میں مستم غلط
اے بیخبر بیان کا ہے جاہ و خشم غلط
دیوان میں میرے کہوں نہ مضمون کم غلط

مشتاق جو ہیں جلوہ دیدار مصطفیٰ
حور دن سے ادن کا ہوتا سنیں ہے غم غلط

رویف الطاف

سختی نزع سے نروان الخفیظ
گرے معشر جو یاد آ جائے ہے

الخفیظ اے فضل نروان الخفیظ
ابرسان ہوتا مہون گریان الخفیظ

یادداشت وزان کے شعلہ شوق لکھا

وایں غم دینا میں اگر ایک پل
نفس کے تابع رہا میں تیرے سخت

نے رہا خالی ز عصیان الحفیظ بہ
حال کیا ہو پیش زیدان الحفیظ

چاہے گشتاق دوزخ سے امان
حق سے کہہ از نار سوزان الحفیظ

ہو اسے عشق رخ مصطفیٰ خدا حافظ
تجھے تو الفت حور و جان ہے او عطا
یہ آرزو ہے مدینہ کا ہو سفر جس دن
قدانہ دوزخ و محشر سے واعظا مجھ کو

بشر کو دعویٰ سے کار خدا حافظ
ہمیں محبت حنیف الورا خدا حافظ
کہیں جس نے خوشی سے کہ جا خدا حافظ
اک مصطفیٰ ہیں معین اور مرا خدا حافظ

بنا کے واصف دو سے رسول گشتاق
کلام اپنے کا حق نے مجھے کیا حافظ

حال محشر نہ تو سنا واعظ
جس نے الفت بنی سے کی پیدا
حق تعالیٰ ہے حبیب شیدا ہے
شرم سے ابر میں چہے سورج
ذکر کر کہہ فضا سے شرب کا
بے شبہ شکر لولو و مرجان
سورہ والضحیٰ بلا تشکیک
ذات احمد کو دونوں عالم میں
میں ہوں مشتاق جلوۂ جہد

خوف دوزخ سے مت ڈر واعظ
نار دوزخ سے وہ بچا واعظ
میرا یہاں ہے دلربا واعظ
دیکھئے گر شہ کا نقش پا واعظ
وصف جنت نہ تو سنا واعظ
لب و دندان مصطفیٰ واعظ
عارض شہ کی ہے ثنا واعظ
حق نے شکل کشا کیا واعظ
حور و جنت سے مجھ کو کیا واعظ

رویف العین

یعنی ہے شہ کے دولت دیدار کی طمع
گر ہے طمع تو سید ابرار کی طمع :-
محبکو سنیں ہے خلد کے گلزار کی طمع
امت کے بخشوانے کی ہر بار کی طمع
محبکو سنیں ہے نافہ تار کی طمع :-
ہے خاک پایے احمد مختار کی طمع :-

یارب یہی ہے میرے دل زار کی طمع
زار کی نہ کچھ ہوس ہے نہ زردار کی طمع
پہنچوں کسی طرح سے مدینہ میں یا خدا
معراج میں جناب رسالتآب نے :-
یارب سنگھار ہے زلف معبر رسول کی
خوشنم نہ کیا کی نہ اسیر کی طلب :-

شفاق یون میں سایہ دامن مصطفیٰ :-
ہرگز سنیں ہے طہ زرتار کی طمع :-

رویف العین

خانہ تار یک میں یون جس طرح روشن چراغ
سختے نوع سے ہے دلکو میرے تو ان فراغ
ہے شمیم زلف احمد سے بسا اپنا دماغ
ذات محبوب دو عالم قدرت خالق کا باغ
کرنے حب نبی سے پر میرے دل کا ایلاغ

ہجر احمد کے میں یون پر تو فلن سنیے من داغ
پا خداوند دو عالم از طفیل مصطفیٰ :-
مشک تبت مشک چین لیکر تبا و کیا کرن
زلف سبیل شمیم نرگس سر و قد عارض ہیں تھل
ایک مدت سے یون میں شفاق پروردگار

رویف الفا

سے ماہ لقاصل سے قاف سے قاف
 وہ کون ہے قابل جو نہیں جو دو کرم کا بند
 جب نام لیا آپ کا بر آئین مرادین بند
 کیا جن و بشر آپ کا عاشق ہے خدا ہی
 خالق نے بنایا ہے تجھے شمع و دو عالم
 سرسبز ہے ہر مزرع دل فین سے تیرے

لا یب ہے تو جلو فضا قاف سے قاف
 جاری ہے ترا بحر سخا قاف سے قاف
 مشہور ہو تم عقدہ کشا قاف سے قاف
 ایسا ہے کہاں ماہ لقاف قاف سے قاف
 پروانے ہیں سب تجھ پہ شہا قاف سے قاف
 چھایا ہے ترا بر عطا قاف سے قاف

یاد رہے مضمون کو فصاحت و عطا کر
 ہر ایک ہوشیار قاف سے قاف

آج لکھتا ہوں میں اوس شک و تردید کی تعریف
 و اعطا کرتا ہے تو وصف بہت و کوشش
 تجھ کو محمود خدا کہتی ہے خلقت شاہ
 اپنے پر کا مجھے جبریل بنا دو خامہ بند
 لب و دندان محمد کے سوا اے نادان
 زلف شکیں کی صفت کرتے ہیں سب اہل فتن

شافع روز جزا فخر بشر کی تعریف بند
 میں سناتا ہوں فقط فخر بشر کی تعریف
 کیا تعجب ہے تیری عین نے اگر کی تعریف
 کیونکہ لکھتا ہوں شہ جن و بشر کی تعریف
 میں کرو لگانا کہی لعل و گہر کی تعریف
 کیا خطا اس میں ہوئی میں نے اگر کی تعریف

میں چون مشتاق تقاے شہ کی مدنی بند
 مجھ کو والدہ نہیں باقی دگر کی تعریف

رویف العاف

دل اندوزن ہوا ہے اوس و را با عاشق
 ہے خالق دو عالم جس با حیا کا عاشق

عاشق نہ حور کا ہون شیدا نہ خلد کا ہون
 الفت تجھے زلیخا یوسف کی ہو مبارک
 بلبل فدائے گل ہے زاہد فدائے غلمان
 کس سے کہوں حقیقت یہ ہے عجب تماشا
 پی پی کہے پہیا کویل پکارے کو کو پ
 مشوق و مکیو میرا عشق صفت ہے یارو پ
 غم ہے فقط اسکا صورت سنیں و کھانا پ

ہون ماہ ہاشمی کے ناز و ادا کا عاشق
 بندہ تو ہے ازل سے بدرالد جی کا عاشق
 اپنا تو دل ہے والہ شاہ صفا کا عاشق
 میں دل پہ اپنے شیدا دل مصطفیٰ کا عاشق
 وہ مصطفیٰ کہے جو ہو مصطفیٰ کا عاشق
 مائل ہون میں تو اوسپر وہ مجھ گہ اکا عاشق
 گویا ہے خود وہ دلبر شرم و حیا کا عاشق

مشتاق ہون اوسیکا سمجھا ہی تو امی و اعظ
 ہے خالق و دو عالم جس مہلقا کا عاشق

یا مصطفیٰ محمد جان آپ برہم صدق
 تری جبین و رخ پر آئے آفتاب خوبی پ
 صدقے ہیں لعل لب پر گوہر فدا بہندان
 حسن ملیح ایسا یوسف بھی دیکھ جس کو
 زرہ تھارے در کا ہے زیب تاج شاپا
 سوسن یہ کہہ رہی ہے گلشن میں یار نی گس
 انتا چس نے قربان سخت جگر گئے ہیں
 اوس سیم بر کے یار و دندان و بکے او پر

اگر مدنیہ کروون قدمو نہ سر تصدق
 بیشک ہیں جان و دل سے شمس و قمر تصدق
 چشموں کی مروک پر شام و سحر تصدق
 بمصورت زلیخا ہے آپ پر ہمت تصدق
 رومی ہیں صدقے گر تو اہل مصر تصدق
 میں ہون و ہن پہ سربان تو چشم پر تصدق
 ہم کیون کر میں نہ اوسپر مادر پر تصدق
 مل جائیں گر تو کروون لعل و گہر تصدق

مشتاق اور رضا جو اللہ حب کا خود ہے
 کیا ہے عجب گر اوسپر بودین شہر تصدق

اکہی موت سے ہے سخت تر بلا سے فراق
 وہ دن ہی ہو کہ میسر وصال جانان ہو
 گیا جہان سے وہ فوس نامراد و عزیز
 خدا کے نہ کسی کو اسیر مجوری
 جلا کے فرمن صبر و شکیب خاک کیا
 خوش نصیب جو شامل ہیں نرم جانان میں
 ہیں ایک وہ کہ جنہیں دید و لرزاں نصیب
 یہ آرزو ہے ملون میں حضور سے ایسا

جہان میں مجسما نہ ہو کوئی مبتلا سے فراق
 کہ جان بلب ہوں میں سہہ سہکے صدمہ ہا فراق
 جسے کہ صورت منحوس جاو کھائے فراق
 کسی کی جان تپ پیر سے جلا سے فراق
 وہ شعلہ ہوئی سینے میں شعلہ ہائے فراق
 غضب جہان سے پرارمان مجھے اٹھائے فراق
 اور ایک میں ہوں کہ روتا ہوں کھکے ہائے فراق
 کہ تائب نہ کہی درمیان آئے فراق

وہ رسول پر شتاق جاو بگا کس دن
 خدا ہی جانے کہ کب تک مجھے ستائے فراق

حسبے کیا ہے شافع روز جزا سے عشق
 مشہور کیوں نہ ہو یہ بیضا سے موسوی
 شہید آہور ہوں نہ طلبگار خلد ہوں
 بجلی گئے پہاڑ گریے سنگسار ہو
 یوسف کا عشق کا رزق لینا ہے صاحبو
 تار کیسی بھد کا اسے غم نہیں دلا
 شتاق ہوں کہ شربت دیدار ہو عطا

بے شبہ اوس بشر نے کیا کبریا سے عشق
 ہے اوس کو میرے یار کمان نقش پا سے عشق
 ہے و عطا مجھے شہ بد رالد سے عشق
 ایدل جسے نہوے مرے دلربا سے عشق
 میں نے کیا ہے خاص صلیب خدا سے عشق
 جس نے کیا ہے باعث شمس الضحیٰ سے عشق
 یا مصطفیٰ نہیں مجھے آب بقا سے عشق

ردیف الکاف

سہون یابی درد و حیران کھانک
کئی عمر دیدار کی آرزو میں
بلا لیجئے ہند سے اب مدینے
گرفتار حرس موانجھلو یارب
خدا یا مرے راز سے توجھے واقف
کیا و اصف مصطفیٰ مجھہ غنی کو

کو گئے نہ تم اسکا و رمان کھانک
کرے صبر و را و ہنسان کھانک
پرے ہاے درد یہ حیران کھانک
رکھیں و کیسے نفس و شیطان کھانک
کہوں اپنا حال ریشان کھانک
اوا مجھے ہو شکر زیوان کھانک

ملک سیر کرتے ہیں شتاق اگر
ترقی پہ ہے پلستان کھانک

خطا کو میری عطا سے بدلو حضور مجھ پر
عتاب کب تک
کبھی تو چشم ادا سے جانان مری طرف ہی
نظر پھرانا
نہ مجھ کو ملو اتے ہو ہا تک نہ آپ آتے ہو
میرے گرتک
بس اب تو دست خناسے چارہ لطف و کرم
اے ساقی
رضائے خالق کی گر طلب تو سر کو خم
پیش دل ربا کر

اٹھا دو برقعہ و کھا دو جلو کہ عاشقوں سے
حجاب کب تک
یہ بے رخی اور کج ادائی کہو تو ہم سے
حجاب کب تک
غم جدائی سے بولو صاحب رگہو گے چشم
پر آب کب تک
پلاوے ساغر کوئی گلابی یہ عذر رور
حساب کب تک
عبث میں یہ این وان کے جگر ی سیکایون
خواب کب تک

جو شک ہو دلیں تو من رانی فقہ را حق کو دیکھے تو

کر لگا بیات چشم دل پر دہی کا کہ تو نقاب کب تک

جو گزرے دم یاد دلربا میں اوسیکو جانو
کہ ہے غنیمت

جہاں آسا ہے زندگانی رہیگا نقش
بر آب کب تک

نہ وصف جانانہ ذکر جانان ہمیشہ واعظ

سنا سنا کر مذمت مے کر لگا دل کو
کجاں کب تک

اسیکا رونا

پہر لگا آہ و رہد ریون مجھے بحال
خواب تک

آئی پہنچا دے اون کے در تک نکالون تا

خدا ہی جانے کر نیگے امداد میری اب تو
کب تک

دل کی اپنی حسرت

ز دست نفس لعین و شیطان ہوا ہوں بہت

تنگ دل میں

جو چاہے کچھ لطف زندگی کا روان ہو تو سویر
کہ ہندو حشت سر امین و در پر لگانہ خراب کتب

رویف الام

دل عشق مصطفیٰ سے مستانہ آج کل

میں شیخ مست بادہ حب رسول ہوں

تاثر عشق احمد والا کو دیکھئے نہ نہ

شہد کی اپنے آنکلی یا شاہ لے حشر

واعظ طفیل دولت عشق محمدی نہ نہ

آنکھیں بچاے فرشتہ بچاؤن میں راہ میں

کوثر کا حورین ویتی میں پیانہ آج کل

منہ سے لگا ہے مدح کا پیانہ آج کل

ہم صورت رفیق ہے بیگانہ آج کل نہ

کچھ ہوش میں نہیں ترا دیوانہ آج کل نہ

معمور ہے فقیر کا کاشانہ آج کل نہ

آئے گراؤں مکان میں وہ جانانہ آج کل

مشتاق شمع ر وے بنی سوا و ہا نقاب
سے جب بریل صورت پر و انہ اہل

روضہ اقدس و کہا و یار رسول
ابو شرب من بلا و یار رسول

رحم محمد بیکس یہ کہا و یار رسول
خوب ہٹکا و رہد اس ہندین

پار تم اگر لگا و یار رسول
انکے ہا نہوشے چا و یار رسول
کچھ نہرا و نکو دلا و یار رسول
لطف فرما کر بنا و یار رسول
جلد تم اگر چہڑا و یار رسول
میرے دل سے غم ہلا و یار رسول
ہاتھ میں سیدہ والا و یار رسول
اوسکو احسان سے چہکا و یار رسول

ہوں غریق بحر عصیان و اعظم
نفس و شیطاں و پرا ایمان
محفل میلاد کے منکر میں جو
محمول نے در کا تم جار و کیش
فتید عصیان میں ہوا ہونہیں اسیر
تنگنے مروت کچھ نہ چیتن
حشر میں جب نامہ اعمال دین
پلئے نیکی میرا لہکا جو جب

آپ کے دیدار کا مشتاق ہوں
چہرہ زیبا دکھا و یار رسول

دل کے مقصد اوسکیے میں حاصل
اوسکا جینا جہان میں لا حاصل
ذکر جاننا سے جو ہوا عاقل
حق نے تجھ کو کیا ہے گر عاقل
و ہوتہ تھا کیا ہے و رہد حباب

جسکو الفت نبی سے سے کامل
دل سے شیدائے مصطفیٰ جو نہیں
اوسکو سمجھو کہ ہے وہ دیوانہ
سجان ہر شے میں جلوہ چانا
قول دل رہے تھے و جہد نہ تہجد

تیرا لائین جو اوس کے جلوے کی ور و لدار پر جو بسا پہنچا ۛ ۛ ۛ ۛ ذکر جنت اوسے سے کرو اعظ جان و دل سے مکین سدرہ بھی کیون نہیں مجھ سے تو نظر کرتا ۛ ۛ	تیری اکٹھین کہاں میں اس قابل ۛ ہو گیا وہ بہشت میں واصل ۛ ۛ ۛ ۛ ہو اوس سحر پر ہے جو مائل چاکرون میں نبی کے سے شامل اس تغافل سے کہ تو کیا حاصل
---	--

تیرا شتاق ہوں ازل سے میں
کبھی مجھ سے بھی دلرا آمل

کہاں نہیں کعبہ کے جانیے قابل غضب ہے کہ اس نفس بدکیش ز آہ نہ پوچھو میری داستان الم کو میں کس منہ سے شیدا ہوں تیرا پیار نظر لطف کی اس گد اپر اگر ہو نسیم سحر کہہ نبی سے یہ جا کر	نہ ہوں میں تیرے در پہ انیکے قابل نہ رکھا مجھ سے منہ دکھانیکے قابل سناؤں تو جب ہوشانیکے قابل و لے جوتیان ہوں اوٹھانیکے قابل تو ہو جائے شاہی کے پانیکے قابل کہ حال اوسکا سے رحم کہانیکے قابل
---	---

رہیف گناہوں کے باعث یہ شتاق تیرا
خدا کو نہیں منہ تباہ کرنے کے قابل
میم

جنگا کہ مصطفیٰ ہے نام اونپہ درود اور سلام ایسویہ نیک دولت ہیں گو یا فلک صفات ہیں وہ ہیں بنائی دو جہان ریت کون و مکان فضل سے گر محو خدا شہر مدنیہ دے دکھا	صبح سے لیکے تا شام اونپہ درود اور سلام ہیں وہ شفیع خاص عام اونپہ درود اور سلام ہیجا خدا نے لاکلام اونپہ درود اور سلام پر تو تمہیں ہی مدام اونپہ درود اور سلام
---	--

ختم رسل ہیں وہ امام اونپہ درود اور سلام	اونکا لقب ہی الطحی ہیں وہ حبیب ایزدی
روح الامین ہے غلام اونپہ درود اور سلام	دیکھو تو شان مصطفیٰ پایا ہے کیسا مرتبہ

نزع سے چاہے گرامان میرے سخن پر کر دینا
شوق تو کہہ ہی مدام اونپہ درود اور سلام

جہان میں ہوئے جب شفیع الامم	ہوئے طلعت کفر سب کا العدم
ملک چوم تے ہیں تمہارے قدم	وہاں تکو خالق نے وہ مرتبہ
ہوا ہے نہ ہو گا کوئی ذی شتم	خدا کی خدائی میں ایسا نہی
نہیں اس میں شک سے خدا کی قسم	خدا اوس سے خوش جسے رخصی ہو
فرشتوں کا وہاں تک پہنچا قدم	گئے آپ معراج میں جس جگہ
کہ عاجز ہیں دونوں زبان و قلم	صفت آپ کی محبوب سے کیا ہوا
اسی کا ہے ہر لحظہ رنج و الم	نہ دکھلا یا حق نے مدنیہ مجھے
مٹا میرے دل سے الہی یہ غم	لڑتا ہے تنگئے مرقد سے دل

میری آنکھیں مشتاق ہیں یا خدا
کسی طرح دکھلا نہی کے قدم

اسلام اے فضل رحمان اسلام	اسلام اے نوریزوان اسلام
اسلام اے مہربان اسلام	آپ کے باعث جہان روشن ہوا
کتے آئے حورو غلمان اسلام	خلد میں رکھا قدم جب آپ نے
تم سے پائی راہ ایمان اسلام	کیون فدا تیرے اپنے جان کرنا
اور ہو محبوب سبحان اسلام	تم شفیع عاصیان لا ریب ہو

آپنے دلوانی ووزخ سے امان
ہوا داکس طور سے فرمائے
نزع کا غم دور دل سے کیسے ہو

جان و دل تیرے قربان سلام
موسے و صفیلان سلام
ہون اسی غم کے پریشان سلام

تو ہے محبوب دو عالم یا نبی نبی
ہے تراشتاق نیروان سلام

زاد ہین ہم نہ صوفی نہ ہین پاکباز ہم
امت ہین مصطفیٰ کی غلام حسین ہین
سب کام کا ہمارے تہین کو ہے اختیار
صدقے میں مصطفیٰ کے ہے کس چیز کی
مبعوث ذات سید والا نہ ہوتی گربا نہ
دامن ترانہ چور نیگے سلطان دو جہاں
خون کھد سے جان کو تنہا ہین و ترار

رکتے ہین تیرے سرائے کار ساز ہم
ہر آن اپنے بخت پہ کرتے ہین ناز ہم
اپنا بنا چکے ہین تہین کار ساز ہم
کیون غیر سے تبا و کرین حساب ساز ہم
کر سکتے نیک و بد میں نہ کچھ امتیاز ہم
محمود حق جو آپ ہو مثل ایاز ہم
فرمائے سنائیں کسے اپنا راز ہم

مشتاق ہین کہ خواب میں تشریف لائے
تا دل کا کچھ بیان کرین راز و نیاز ہم

ردیف النون

ہو تم خفا تو برالطاف آئے کون نہ
گمایاں ہوئے ہین آپ کی تیغ لگا دے
ہے شب فراق میں تسکین کو مرے

جانان ہمارے دلی لگی کو بجائے کون
مانکے ہمارے زخم جگر لگائے کون
جز تیرے ہی خیال و لارام آئے کون

کریمین پیر میری یہ نماز ہم
زاد ہین ہم نہ صوفی نہ ہین پاکباز ہم

جب آپ ہی نے پیرلی حقون غریبے
گرتے اپنی بزم سے پیاری اسٹاویا
درد فراق سے مری ہونٹوں پہ جان ہے
کیون دل میں یاد دور ہمارے ہو جائزین
موجود وہ تو خانہ دل میں ہے و اعظا
بالین یہ تم تو آتے ہنن غیرت سیح
جو کچھ طلب کیا وہی تو نے دیا خدا

فرمائے ہر اور گلے سے لگائے کون
الضاف کیجے پاس مجھے ہر سہائے کون
اوس دربار کو میری خبر جاسنالی کون
گرمین خد کے لاکے ہون کو سبائے کون
دیرو حرم میں دہونڈ بنے بیکار جابے کون
فرمائے راول مردہ جلائے کون
تیری طرح سے ناز ہمارے اسٹاوی کون

شفاق آپ کا ہے اسیر غم کس دہشت
اس غم سے یابی اسے اگر چہ لے کون

سیکڑوں عاشق بجان تے کو چہ میں
التجارت سے ہے ہر آن تے کو چہ میں
آنے دیتے نہیں دربان تے کو چہ میں
شکو کوئین کی خالق نے عطا کی شاہی
تری مجلس میں کہی بار نہ پاوے کاؤب
تو وہ اعلیٰ ہے کہ داراؤ سکندر جیسے
ابسا طوط ب و راحت و خوشنودی دل
جو ہو مجنون وہ کرے دشت نوردی جا کر
میں کو دی سکتے ہنن حضرت عیسیٰ ہی شفا
مہ و خور پائین تے نقش قدم کیون جیکہ

بیٹھے ہستے میں مری جان تے کو چہ میں
ہو جداتن سے مرے جان تے کو چہ میں
تاما نکالون کوئی ارمان تے کو چہ میں
موسے کم ہے سلیمان تے کو چہ میں
جھوٹے سچے کی ہے پہچان تے کو چہ میں
سیکڑوں بہرتے میں سلطان تے کو چہ میں
کیسے عشرت کے میں سامان تے کو چہ میں
میں ہو جاؤ لگاتار بان تے کو چہ میں
اوسکا ہو جاتا ہے درمان تے کو چہ میں
فرش آنکھیں کرین غلمان تے کو چہ میں

ہیں ہون شتاق کہ دیکھا کروں تھکوپاے
شوق سے ہنسی کے ہر آن ترے کو چہ میں

جو دلبر سے دل کو لگائے ہوئے ہیں
کے دلمین جا الفت عین کونیکر :
کرین التجا عین سے کیوں بناو
ہماری ہے شرم و حیا تم کو حضرت
ادھر کی کیا پسند آئے ہم کو نہ :
ہر ایک ان ہر لحظہ شمع و وعالم
ترے وصف میں جو کلمے ہیں مضامین
ہمیں و بہشت قبر و محشر نہیں ہے نہ
دکھادے الہی جمال محمد نہ :
ترے ہجر میں یا حبیب الہی نہ :
تو وہ اپنی بستی سناے ہوئے ہیں نہ
کہ اس میں تو حضرت سناے ہوئے ہیں
کہ حامی تجھے ہم بناے ہوئے ہیں نہ
ملہاے کہ اہم کھائے ہوئے ہیں
ترے جلوے ہم کو بساے ہوئے ہیں
تجھی سے تو ہم لو لگائے ہوئے ہیں
یہ حیرت کے سب بناے ہوئے ہیں
بنی ہم محمد سا پاے ہوئے ہیں نہ
دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں
کہ جینے سے اب تنگ آئے ہوئے ہیں

ہمیں اک نظر اپنا جلوہ دکھا دو
کہ شتاق بن کر ہم آئے ہوئے ہیں

دل کو سنا ہے جس کو تری جستجو نہیں
بیکار و صف حور جہان کرنے و اعطاس
نکلے جو شک یا د میں و ندان یار کے
برائے کو سنی ہے مری آرزو نہیں :
گلزار کن و کان میں اگرچہ ہیں لاکھ گل نہ
ویران وہ مکان ہے مہین جسکا تو نہیں
تھکوپا پسند تیری کوئی گفتگو نہیں نہ
گوہر کی اوس کی سامنے کچھ آبرو نہیں
حسرت و لے یہ ہے کہ بلا مجھے تو نہیں
لے سرو قد تیری کسی گل میں بو نہیں

<p>خورد مقور کوثر و تسنیم میں تو کیا ایسا نحیف و زار کیا تیرے ہجر نے گھر حق کہوں تو حالت منصور یاد ہے</p>	<p>تیرے سوا کسی کی مجھے سبھو نہیں نکلے جو اشک بکے جگر میں لہو نہیں لیکن بشر کی ہی تو کوئی تہہ میں خونیں</p>
---	---

مشتاق ہوں کہ تا در و لدار جاؤں میں
اس کے سوا کچھ اور مری آرزو نہیں

<p>اسیر زلف شہ نادر ہسم بھی ہیں ادھر بھی چشم عنایت سے دیکھے حضرت بنی کے چاہ و فتن کی نہ کیوں کسیر تعریف تپان ہو آتش سوزان پہ صطرح سیا جبین و رخ کوہی کے لکھا جو شمس و قمر ہلال عید جو قربان ابروؤں پہ ہوا خدا جو قد پہ ہوا سر و سبل درخان و قمر جو آیت لا تقطو ہے فتران میں</p>	<p>ہدج شافع روز شمار ہسم بھی ہیں لگا ہ لطف کے امیدوار ہسم بھی ہیں غرق رحمت پر در و گار ہسم بھی ہیں فراق شاہ میں یوں بیقرار ہسم بھی ہیں پکار آنکھوں نے لیل و نہار ہسم بھی ہیں کما یہ شمس نے رخ پر شمار ہسم بھی ہیں پکارے گیون کے سو گوار ہسم بھی ہیں اسی ہر سے پہلے کر دگار ہسم بھی ہیں</p>
---	--

خدا جو شاہ چکے قدموں پہ سر کیا ستاق
دل و جگر نے کہا جان شمار ہسم بھی ہیں

<p>یاغ ہستی میں ہی کام کیا کرتا ہوں پسچون جب تک نہ مدینے نہ اجل آئے کاش رویا ہی میں دیدار و کما دوا کر سرگین چشم نبی ویدہ دل میں ہے ہی</p>	<p>گل حنا محمد کی شنا کرتا ہوں التجاف سے یہ مہربان کیا کرتا ہوں ہجر میں آپ کے بے چین رہا کرتا ہوں گل زر گس کو حقارت سے لگا کرتا ہوں</p>
--	---

قبر میں دیکھیں نگہین سے کیونکر گزرتے مصحف روئے محمد کے تصور میں سدا	اسی تشویش میں دن رات رہا کرتا ہوں بیٹھ کر سورہ والشمس یہ پا کرتا ہوں
--	---

گردش بخت مٹے دیکھئے کس دن شتاق رات دن چرخ سان چکر میں رہا کرتا ہوں

وہ بوئے جانفزا ہے مومنوزلف پیمبر میں صفائی حب قدر پائی در وندان سرور میں یہی ہے التجا میری جناب رب اکبر میں سما یا اندون یارو یہی سودا میرے سرور میں کئی سب عمر روتے شوق دیدار پیمبر میں نبی کے قامت موزون کا سایہ دسکو سمجھ میں سوانیزے پہا کر جگہ گری خوشید ہو قائم طفیل سرور عالم ہنیں کچھ خوف عصیان کا	نہ ویسی عطر میں خوشبو نہ وہ بو شک و غبر میں کہاں آج آب و تاب ایسی تباہ سک کوہ میں جدا ہو روح گرتن سے تو ہوا پیمبر میں کہ داخل میں ہی موجاؤں کہیں خدام سرور میں یہی لکھا ہے کیا لے کبریا میرے مقدر میں وگرنہ جان نہو ستین قمریان عشق صنوبر میں چہا لیا مجھے ہی اپنے تم دامن اطر میں وہی بگڑی بنا بیگے محو آ کے محشر میں
---	---

طلب جو کچھ کرو شتاق حق سے وہ ابھی پاؤ کسی شے کی نہیں مطلق کمی اللہ کے گہر میں
--

سنو ہم آج وصف شافع بخششانی میں پے میلا و خولتی بزم میں جو وقت جاتی میں زبان کبریا اپنی زبان کو ہم بناتے ہیں کبھی جو وصف اوس شک سیا کا سناتی ہیں مکان سے جب گنگشت باہر آپ آتی ہیں	محبان نبی کو مرغ بسمل ساتے ہیں لباس اپنا بوطر حب احمد ہم ساتے ہیں تب اوس سلطان عالم کی ثنا کچھ منہ پہلا ہیں تو اس اعجاز سے سب کا دل مروہ جلاتے ہیں ملائک حور و علماں راہ میں انگین بچاتی ہیں
--	--

شاگر صاحب معراج کی محفل میں ہوتی ہے	تو قدسی عرش پر صل علی کا نعل مچاتے ہیں
محمد مصطفیٰ کوئے جو کوئی وجد میں اگر نہ	ملک نہ چوئے پرخ برین سے دور آتے ہیں
محبو آج کلہر وصف اوس حضرت قامت کا	دلون سے اپنے کسکام قیامت کامٹاتے ہیں

مناکر دل سے لے شتاق اپنے نقش باقیہا

محمد مصطفیٰ کے نام کا سک کھداتے ہیں

سرماد و کرم یا شہ ابرار کس دن	اپنا مجھے دکھائے دیدار کسی دن
سرت ہے تہارے لب اعجاز حضرت	میں نے نہ سنی آپ کی گفتار کسی دن
سبز حور کے کرتا نہیں تو وصف محمد	ان باتوں میں واعظ نہ ہو تکرار کسی دن
زلفون کی کسی دن تو کہی مدحت عارض	بیکار سین تیرا پرستار کسی دن
بیابانوں جس رشک سیما کا محبوب	آیا نہ عیادت کو وہ دلدار کسی دن
جلوہ اسے دکھاؤ ورنہ ہے یہ کشکاب	فرقت میں نہ مر جائے یہ بیمار کسی دن

مشتاق گنہ چپ کے جو کرتے ہو خدا سے

سمجھو کہ یہ ہو جاویگا اظہار کسیدن

رولیف الواد

اپنی الفت کا ساغر ملا دو	مست و بخود تم مجھے بنا دو
زنگ و دہی کو دل سے مٹاؤ	صاف آئینہ اس کو بنا دو
طور ساحل انہوں ہی تنہا	ایک نظر نہا جلوہ دکھا دو
و کیوں میرے میں جلوہ ملے	چشم دل کو میرے وہ جلوہ

<p>چاہ الفت میں اپنے دواؤ بحر حق اس سے مجھ کو شفا دو خواب غفلت سے جگا دو گردینے میں تھوڑی سی جاؤ سب خطائیں میری بخشا دو رہتہ کوئی ایسا تباہ دو</p>	<p>مثل یوسف مجھے یا محمد ہے ترقی پر یہ مرض عصیان ہر سین یا شاہ اکرم خدا پا جان و قد کو میرے بہر خیر کسب یا ہند سے صدف پھون مدینے</p>
--	--

عرض مشتاق ہے یا محمد
وہشت و بہر دل سے مٹا دو

<p>مراترے ہو دل و ہاں کی ہوا کو کروں کیا کیے میں آب بقا کو تمہاری کیا کروں لیکر دوا کو اگر حکم یا حضرت مہتاب کو سہنیں وہ چاہتا نکل ہوا کو وہ رتبہ ہے تمہاری خاک پا کو عرض کیا ہے بہلا اتنی صبا کو</p>	<p>فلک لے چل تو کوئے معطف کو مجھے دیدار حضرت کی ہے خواہش مرض حسد ہون طیبو ابھی آئی ہوئی ٹلجائے سر سے سند آئے جسے شہ کی گدائی لگاتے ہیں ملک آنکھوں سے اپنے موی جانب سے قاصد نیکے جائے</p>
---	--

وراقدس یہ اے محبوب و اور
بلا لو اپنے مشتاق لہتا کو

<p>اوس پر نزول رحمت رب انام ہو کیونکہ اوس پر آتش و دوزخ حرام ہو</p>	<p>جو صبح جوان رسول علیہ السلام ہو محبوب کبریا کا جو دل سے عظام ہو</p>
---	--

<p>داخل کبھی چین میں جو وہ خوش فراعہ ہو اس کے سوا نہ اور کوئی جھکو کام ہو پہتا ہوں آج مدت گیسوے مصطفیٰ کیا نقص اوس کے کام میں یا پہلا کوئی کوڑی کے مول لے نہ وہ تاج سکندری یا رب بحق خیر و چار یار کے :-</p>	<p>عنخون کے منہ پہ صل علی لاکلام ہو :- ذکر نبی میں عمر الہی تمام ہو :- کیون اہل زہم کا نہ موٹر شام ہو :- خود جس بشر کا فضل الہی نظام ہو :- دل سے جو مصطفیٰ کا عزیز و غلام ہو اسلام پر جہان سے مرا جستام ہو :-</p>
--	---

الفت میں جس بشر کو ضابط رسول کی
شوق اوس کا کیون نہ ہر اک خاص عام ہو

<p>قدم شاہ پہ صدقے مجھے ہو جانے دو یا نبی پہلے تو طیبہ میں مجھے آنے دو یہ تہا ہے نہ مگر بھی مدینہ چورون وصل ممکن نہیں کرنے دو و تصور شہ کا واعظو حسن محمد کی سناؤ تفسیر گر ورقہ کے پہا کرتے ہیں یوں شمس و قمر کیا تہا شاہ ہے دل و جان میں اسیر کامل چشم محمور محمد کا ہشا سے ہی :-</p>	<p>کسی عنوان مری حسرت تو لکل جانے دو جب کہ آجاؤں مدینے میں تو مر جانے دو اپنے گوچہ ہی میں حضرت مجھے دفنانے دو ایک ساعت دل وحشی کو بہل جانے دو حسن یوسف تو فسانہ ہے اسے جاہل دو جیسے اک شمع پہ قرآن ہو پروانے دو ایک زنجیر میں پابند ہیں دیوانے دو مے عرفان سے ہیں معمور یہ پالنے دو :-</p>
--	--

دیکھ لینا مجھے شوق تھان گزین

پہلے اپنے در دولت مجھے آسندو

اک نظر میری طرف یا شہر والا دیکھو :-
 خواب میں یا شہر کو نہیں مجھے آدیکھو :-
 اپنی نعلین کے صدقے میں بلا لودر پر
 مرغ سہل سا وہاں آنکے تر لون میں
 بول جاو گے فضا تلک کی داغ و غلط میں
 وہ ضیا بخش ہے نقش کف پائے حضرت
 میں سون بیا رہی تھے نہ سو گا دروان
 حسن کہتے ہیں اسے غور سے دیکھیں لو

یا نبی میں ہی ہوں اک آپ کا شہر آدیکھو :-
 یاد دینے ہی میں حالت مری بلو آدیکھو :-
 در بدر سہن میں پرتا ہوں ہنگام آدیکھو :-
 ہوتا تھا کہ مرا آپ تم سا شاد آدیکھو :-
 چشم انصاف سے شرب کا جو صحر آدیکھو :-
 ہے جمل جس کے مقابل مدینہ آدیکھو :-
 جاؤ جاؤ نہ مری بنیں مسیحا آدیکھو :-
 جس کی کوئی نہ سے قیمت ہے دو بال آدیکھو :-

اپنے مشتاق کو دیدار دلسا دو لہو :-
 جان شادون سے نہیں چاہئے یہ آدیکھو :-

بردیف ہا رہوڑ

رشتک جنت ہے شہر مدینہ
 ہائے دیکھنا نہ معنی مدینہ
 لامکان ہے مکان محمد
 جس کو الفت سنین مصطفیٰ سے
 ہے تفسیر سین کی ظاہر
 جسم حضرت کی بو رشتک گل ہے

گنج عرفان کا ہے وہ دینہ
 خاک دنیا میں ہے اپنا جینا
 عرش دلیز کا جس کے زینا
 ہے وہ مردود رشتک کمینہ
 گل کا ہنر ہے شاہ مدینہ
 عطر و عنبر سے بہتر زینا :-

<p>و وہ جان سے بچم پاک طایر پرو کے والیل اور والضحیٰ کو پاخذ ازنگ و دئی سے ابو خون محشر اسی کچہ نہیں ہے</p>	<p>ہے گواہ آیت طیبہ ہے دعا یہی روز و شب صاف کر میرے دل کا آئینہ وصف احمد ہے جفا کشدینہ</p>
<p>تیرے مشتاق کی یہ دعا ہے اپنی الفت سے ہر سیر آئینہ</p>	
<p>اب کچہ نہیں حسرت مولا سے مدینہ کس دل کو نہیں یار و تولا سے مدینہ سمجھوں کہ خدانے مجھے معراج عطا احسان ہو ترا اور ہو مقصد مرا حلال اک وہ بین مکان کوچہ ولداری حبکا مشہور خلائیق جو دلا باغ جان ہے ایسا نہ ہو مر جائے تپ حیرت سے شیدا کیا جانے کوئی کسکا ہوں میں بندہ کتر</p>	<p>باقی ہے فقط ایک تنہا سے مدینہ بن سائے نبی جان سے شیدا مدینہ اگر خواب ایک شب نظر آ جائے مدینہ اے چرخ اگر محکو تو پہنچا سے مدینہ اک بین ہوں کہ کتسا ہوں سدا کا مدینہ لاریب وہی خاص ہے محلے مدینہ کو جلد بند میری سیجائے مدینہ مالک ہی مرادہ جو ہے آقا سے مدینہ</p>
<p>مدت سے ہے مشتاق دل زار ہمارا و کھلا دو مدینہ ہمیں مولا سے مدینہ</p>	
<p>و کھیلے گرو تے مایان ہمیر آئینہ و کھینے مایان زانو سے ہمیر آئینہ</p>	<p>ذہب ہو حیرت سے اور ہو جاشد آئینہ جو اس غم سے سدا رہتا ہی الشرا آئینہ</p>

عقد شفاف ہو نقش کف پائے بی
 عکس جس کے نقش پاک ہو یہ بیاد لا
 گر نظر آتی اسے لوح جہین مصطفیٰ
 و مینا ہے آج مجھ کو خاص تصویر نبی
 چہرہ احمد کے آگے بدر کامل دیکھے
 دیکھنے پایا نہ جلوہ مرآت خسار شاہ

استدرو کیا نہ ہم نے صاف بہتر آئینہ
 اوس کے عارض کے مقابل ہو کر کیونکر آئینہ
 پسند کیا تو ذکر ہٹا سکد آئینہ
 کیون نہ خورشید فلک بیان آئے نگر آئینہ
 کیا نظر آتا ہے جیسے ہو مکر آئینہ
 وانع اس غم سے سدا رکتا ہے دل بھری

ہم میں شتاق محمد جاسے حیرت کچھ نہیں
 کیون لگا ہر ذرا الی محبوب جگر آئینہ

مرا اس ہند میں ہے حال تبر یا رسول اللہ
 قیامت کو سوانیر یہ جب خورشید آہیے
 صدق سید الشہداء و خاتون قیامت کا
 مہین الطاف سے یا مصطفیٰ میدان فحش
 مذائے پاک سے فی الفور صاوری ہو حکم و
 اندھیری قبر میں سیات کیا کیا مجھ گزری

بلا لاکاش مجھ کو اپنے در پر یا رسول اللہ
 اڑانا اپنا تم و امان اٹھس یا رسول اللہ
 سو گنا دانی مجھ کو زلف عجب یا رسول اللہ
 مری بگری بنانا پیش یا وریا رسول اللہ
 گناہوں کا کھلے میرے جو فقر یا رسول اللہ
 مرے دل کو ہی دشت و اکثر یا رسول اللہ

زراہ لطف محبوبی و کساد و جلوہ خوبی
 غم فرقت سے شتاق مضطرب یا رسول اللہ

روایت الیہ

دلے جو ذکر ترا شاہ زمیں بول گئے

اپنی بخشش کی وہ کمبخت سخن بول گئے

جس جگہ جانا ہے وہ خاص وطن ہوں گے
 حیف وہ عظمت شہر و حسن ہوں گے
 اپنے اقرار کو سب عہد شکن ہوں گے
 کون کہتا ہے کہ ہم اپنا چلن ہوں گے
 دل سے وہ اپنے دلا سیر چین ہوں گے
 کیا غضب ہے کہ میان وصف و ہن ہوں گے
 مست ایسے ہو ہم مشک ختن ہوں گے
 اپنی شب خیال آہوے خستن ہوں گے

ایسے رہو ہر شے ہوئے زینت و نیاز وہ
 کیا کہنے تھے ہوئے آل نبی کے دشمن
 بعد حضرت زہرا سے قول نبی پر قائم رہو
 آج تک روز ازل سے ہیں قدا احمد
 جلو خوش آئی ہے صحرائے مدینہ کی
 وصف کیوہی لکھا اور صفت خالق فتن
 مغزین جب سیب زلف نبی کی خوشبو
 وصف زقا رباق مہوی کو سنکر رہو

نعت احمد بن محمد شتاق ہوا نغمہ سرا

چھپے باغ میں مرغان چین ہوں گے

بخشدے میری خطا حینہ الورا کیواسطے
 کرد و میری تو اوس صاحب لوا کیواسطے
 اس سے تو مجھ کو چہرہ مشکل کشا کیواسطے
 ظلمت عصیان سے مٹے شمس الضحیٰ کیواسطے
 پاپ رحمت کو لے مجھ سے بے لوثا کیواسطے
 و دھیان حق نے کیا اوس کے بریا کیواسطے

کر لگا دہم یارب مصطفیٰ کیواسطے
 کب تک زنجیر عصیان میں بن رہا ہے
 آفت درنج و الم نے آگے گھیرا مجھے
 دم گنا جاتا ہے تاریکی سے میرا و غم
 یا خدا تو کار ساز و قاضی الحاکم جاتے
 واد کیا صل علی شان رسول پاک سے

صلوۃ احمد کا شتاق تھا جون میں غریب رہا

کر عطا ویدار احمد مجھ سے کے واسطے

کہ شہید اخذ سے انام آپ کا ہے

عجب رتبہ خیر الانام آپ کا ہے

کلام خدا ہے جو فرقان محسوس
مقرر ہو تم تاج عرش و دو عالم
ہلاو اگر لب جنین لاکھ مریے
کو پار دریا ہے غم سے شتابی
نہ ہے زہد و تقویٰ نہ ہے پیکر عبادت
گئے عرش پر آپ نعلین پہنے
شجر آپ کے حکم سے جل کے آیا
سین خوف نصیان بسیدان محشر
ہر شے ہے رتبہ میں خست سی افزون

وہ مسل علی وصف نام آپ کا ہے
کہ فخر سکندر غلام آپ کا ہے
کہ اعجاز عیسیٰ کلام آپ کا ہے
غریق الم یہ غلام آپ کا ہے
مجھے درد ہر لحظہ نام آپ کا ہے
یہ نزد خدا احسن نام آپ کا ہے
کہ معجز نما کیا کلام آپ کا ہے
قیامت میں سب نظام آپ کا ہے
کہ اوس سحر زمین پر مقام آپ کا ہے

اسی کے ہیں شتاق شیدائے اہلکار

وہاں آئیں جس جہاں قیام آگاہ

شب معراج میں یوں اپنے پیر نکلتے
اس طرح غار حوا سے شہ صدر نکلتے
یون تو نیون میں کئی برتر و بہتر نکلتے
حکم خالق تاجد ہر وہ مدد الوز نکلتے
بوکر اور عمر حضرت عثمان و علیؓ
ہے تنہا کہ سفارش مری کرنا حضرت
ایک ساعت نہ ہوئے سرور عالم سے
شب معراج میں ہم سب کی شفاعت کی

اس طرح ابر سے چکر مدد الوز نکلتے
سر کفار پہ جون تیغ دو پیکر نکلتے
پر محمدؐ کے مراتب سے نو کمر نکلتے
کہد و خورشید سی اوس راہ سی بکر نکلتے
فوج اسلام میں یہ چار ہی اسر نکلتے
پیش حق میری خطا دن کا جو دفتر نکلتے
چاروں اصحاب رفاقت ہیں برابر نکلتے
حق سے اقرار ہی لیکر میرے سرور نکلتے

ز تو مشتاق کو بلو او نہ آپ آویہاں ۛ ۛ ۛ

حسرت دید یہ فرمائیے کیونکر نکلیے ۛ ۛ ۛ

کون کتنا ہے نہیں مجھ کو محبت سیری
لا الہ وہ کہے کور جو دل کا ہوئے ۛ ۛ
تری توصیف ادا کیونکر ہو مجھے دلبر
مرے سیکڑوں لیکن ہوا حل عقدہ
ترے نعلین کی جا عرش الہی پہ ہے
سنگے آمد تری سجد میں گرے بت سار
آنکھ پونے جو کہی حور کی جانب دیکھوں
اہل دنیا سے غرض کیا جو پروں میں در در
و مہشت قبر نگہیں نہیں ہے مجھ کو ۛ ۛ
آرزو ہے کہ وہاں آؤں میں سر سے چلکر

میں تو کیا خالق اکبر کو ہے الفت تیرے
زرہ زرہ مجھے دیتا ہے شہادت تیری
در فغا لک ذکرک میں ہے مدحت تیری
جز خدا جانے سہلا کون حقیقت تیری
عور سے دیکھے کوئی کیا ہے یہ عزت تیری
واہ شوکت تری عظمت تری بہت تیری
ور بار تو دکھاؤ مجھے صورت تیری
مجھ کو کافی ہے فقط یا رطاعت تیری
ایسا بے خوف بنائے ہے حایت تیری
میرے پیارے ہے جہاں جا سکوت تیری

آجکل سے نہیں مشتاق ازل سے ہوں ترا

خواب میں آکے دکھا جا مجھے صورت تیری

ہائل وصف محمد ہے طبیعت میری
لہذا محمد نبی سے ہوئی الفت میری
ہے یہاں خدا جو کہ ہوں ملاح نبی ۛ ۛ
خوبی رفعت احمد جو رستم کرتا ہوں ۛ ۛ
جو ہے مقبول نبی ہے وہی مقبول خدا ۛ ۛ

قد سیو نہیں ہو کسو اسطے شہرت میری
بنگنی خوب یہ بگڑی ہوئی مہمت میری
ور نہ میں کیا ہوں کہاں اتنی لیاقت میری
عرش لاتی مضامین ہے طبیعت میری
جھوٹ کہنی کی نہیں ہے کہی عادت میری

پس مردن جو دینے میں ہو تربت میری :-
 یا بنی حشر میں فساد و حمایت میری :-
 مر جا کیون نہ کہیں سنکے فصاحت میری
 بخت سے اپنے یہ ہر دم ہے شکایت میری

باغ فردوس کا ملنا مجھے مشکل کیا ہے
 آپ کی ذات سے امید یہی ہے حضرت
 دعویٰ بیجا نہیں مداح محمد ہوں ملک :-
 لے گیا کوئے محمدین نہ محکوب اب تک

صیف مشتاق مجھے وصل محمد نہ ہوا :-

رنگینی ہائے یہ ولین مر حسرت میری

کسی عنوان سلی دل مضطر تو ہونے دے
 فدا قدموں پہ پہلے شاہ کے تو سر تو ہونے دے
 ہمارے طائر دل میں ذرا شہر تو ہونے دے
 مگر حاضر مجھے اوس شاہ کے در پر تو ہونے دے
 اگر باور نہیں تجھ کو سہلا محشر تو ہونے دے
 نقاب لف سے باہر رخ سرور تو ہونے دے
 یہ ہر اک ذرہ کمتر اسے اختر تو ہونے دے
 مرے اس بخت بد کو بخت اسکندر تو ہونے دے
 جو حوریں ہیں تو ہونے دے جو بے کوثر تو ہونے دے
 تو چل کفش برداری ان سرور تو ہونے دے
 پر آنکھوں کے مقابل روضہ انور تو ہونے دے
 سنیں سو بار گر ممکن ہو اک چکر تو ہونے دے

توقف اے اہل دیدار پیغمبر تو ہونے دے
 ابھی جلدی ہے کیا ایل الصدق تو بھی ہو جانا
 ہوائے شوق سے اڑ کر صبا پہنچا شیرب میں
 نہیں گرد وصل محبوب خدا ممکن ارے قسمت
 نہ رضوان مجھے لے دوں گی تو دربان دری در کا
 مقابل اوس کے اے خورشید نہیر کا تو جانور کا
 نہ کرواغ محبت کو تو بے بیابانی ابھی ظاہر
 زرا عکس رخ آئینہ شہ سے تو امی گردون
 طلبگار مدینہ ہوں مجھے حنت سے کیا وعظ
 تری جمشید شاہی کو نہ شکر ادن زرا مجھ کو
 تو ردنا اور تڑپنا جالیوں کو تھام کر ایدل :-
 پہر دن صحرا سے شیرب میں ہی جڑے ای گردن

بعد مصطفیٰ مشتاق کیا غم تجھ کو عصبان کا

کہ ہوگا حکم دیشی نظر دفتر تو ہونے سے

دشت شیرب میں گر اک بار جو چکر مارے	جا کے جنت میں سہلا اپنا وہ کیا سہ مارے
جاوہ عشق محمد سے ہر دلگانہ کہی :-	و اعطا لاکھ تو سمجھائے دیا سہ مارے
شب معراج قدم شاہ کا سہیا جس جا	وان فرشتے کی ہی قدرت سنیں جو پر مارے
حسرت دید من او س شافع محشر کے مدام	ماہ خورشید پر کرتے ہیں در در مارے
تجملو خالق نے کیا فخر سجا پیارے :-	لاکھ روئے جین تو ایک جو ہو کر مارے
اے شہ کون و مکان تیرے در دولت پر :-	پہرتے ہیں قہر و دار او سکندر مارے

ہے تنہا ہی شتاق ازل سے دل کی :-
ساتھ کلہ کے مجھے خالق اکبر مارے

بن دیکھے بنی جی کے اے رہی سکھی سنیں جین برت ہو ہے ایک گہری
کوئی جائے کہو او س سہیم سے موری جات رہی سہہ بے سگری :-
جان میری بنی ایمان بنی کیونکر نہ ہوں میں مستربان بنی :-
وہ ہاشمی ہے اور مطلبی واکے نور کی جوت حبان میں ببری
ہمار میں واکے مین کے جن دیکھے پیارے محمد کو
واکے چرن پہ جی جان وارون تن من میں ہی آس ببری :-
یتاب و پریشان چاک دلم در عشق بنی ام بار خدا :-
تنی مہر کی مویہ کر کے بخر ہو بچا دے مو ہے شیرب نگری
کویل کی تھی کوکت ہوں سدا تورے برہ کی ماری پیارے بنی
مکڑے کی جھک و کھلا دے تنی مٹ جا موری یتا سگری

توری یاد ہو سبے سن آوت ہے پی پی جو پیا بولتے

یا تو دیو درس سنین دیو تبا موسیٰ کا ہے کا ایسی پریت کری

شفاق ہون تیرے درشن کا دکھلا دمو ہے سند رکھنا :-

سہری ہے موری سدہ بدہ سگری سنین چین پریت مولا ایک گہری

رسول پاک سے جو دل کو پین لگائے ہوئے
جنہیں کے لیکنی صحراے طیبہ میں ممت
نبی کے ابرو پر خم کو دیکھ کر مایہ :- :- :-
صفت میں صاحب سراج کی کیون لکھوں
اوسے جلائیگی کیا خاک آتش و زنج :-
جلا لو محبو ہی شد کو سے والا میں :- :-
نقاب زلف میں تابان ہے یوں رخ انور
جنوں نے نکتہ میم محمدی پایا :- :- :-

وہ ممت اپنی ہین بکری ہوئی بنائے ہوئے
وہ اپنے دل سے ہین باغ ارم ہو لگا ہوئے
ہلال عید فلک پر ہے منہ چھپائے ہوئے
کہ خامہ ہون پر جبریل کا بنائے ہوئے
ہے آتش عشق نبی جلائے ہوئے :-
کہ میں ہی بیٹھا ہوں مدت سے لو لگائے ہوئے
قرسحاب میں جلیے ہو منہ چھپائے ہوئے
وہ لب بہ مہر خوشی کو میں لگائے ہوئے

سمجھ نہ دو عظام شفاق محبو جنت کا :- :-

کہ دل ہے کوئی محمد مرالیا سے ہوئے

کرنا تھا خاک محبو در بو تراب کی :- :- :-
جو عاشق رسول علیہ السلام ہو :- :- :-
کیا منہ مرا جو وصف محمد کر دن رستم
وہ بوسے جان فرامیے پسینے میں شاہ کے
میرے نبی کے عارض پر نور سے دلا :-

انسان بنا کے کیوں مری منی خراب کی
دشت ہو کس طرح اوسے روز حساب کی
قرآن شامہ جب کہ شہ لا جواب کی :-
ہے جس کے رو پر خوشبو گلاب کی
مہر ہو تاب کیا ہے ہلا آفتاب کی :-

توصیف پڑھ رہا ہوں رسالت مآب کی	جتنا ہوا اس گہری محبت تو ہی بجا
امت بنایا محبت کو شہ لا جواب کی	کس منہ سے حمد لاؤں بجا کرو گار کی
واعظ کسے نے فکر سوال و جواب کی	دن رات مست بادہ حب سول ہونا

مشتاق اوس کو فکر نکیرین آئے کیا
الفٹ ہے حکو باعث ام الکتاب کی

کوئے شہ والا اوسے حب سے سوا	شیدائے محمد کو غرض خلد سے کیا ہی
شاید میری تحریر کا لولاک لیا ہے	حضرت کے سبب خلق میں اظہار خدای
احمد سا کوئی اور بھی معشوق خدا ہے	یوسف کی قسم تو لی تباہی انہی دنیا
بیان شربت دیدار نبی آب ثقیل ہے	اسے خضر مبارک ہو تمہیں چشمہ حیان
یہ کام تو حضرت کے غلاموں کو کیا ہے	مرہ کا جلانا کوئی اعجاز ہے عیسے
وہ عارض پر نور محمد کی ضیاء ہے	خورشید جہا تاب جسے کہتی نہ خلقت

مشتاق نہ رکھ خوف قیامت کا تو دہلین
احمد تو شفاعت کو میں پر وائے کیا ہے

خادم مشہ اور سے دار اسکن اور ہے	رتبہ آدم جہا نشان پیمبر اور ہے
کوچہ عشق محمد کا تو رہبر اور ہے	خضر شمس رہبری اس راہ کی ممکن نہیں
مرتبہ حضرت کا پر الہ اکبر اور ہے	موسے عیسے و ایوب سلیمان میں بجا
رحمت العالمین محبوب داور اور ہے	حسن یوسف پر زلیخا ناز سے بجا تمہیں
عاشق احمد کو تو الہ اکبر اور ہے	واعظ تبادلو تو کہے جا کر کیا کریں
جسپہ میں شیدا ہوں واعظ وہ تو دلیور ہے	زہد و تقویٰ وہ کریں جو عاشق جو ہیں

عطر و عنبر اور ہے اور مشک زفر اور ہے
 سچ تو یہ ہے سنبلی وریجان جس کا خاشاک مینا
 ہر عالم تات حضرت کلخ روشن ہے لبس

جسم حضرت کا مگر عرق معبر اور ہے
 میرے حضرت کی دلا زلف معبر اور ہے
 جس سے سب ڈرتے تھیں وہ خورشید اختر اور ہے

نیکر و نلا کمون مین یون بوج خوان مصطفیٰ
 جکا ہر شتاق عالم وہ سخنور اور ہے

آج عارض سے نقاب اپنے اوٹھا دے ساقی
 روح بخش آج وہ مجھ کو پلا دے ساقی
 روز کا وعدہ فدا سین اپنا ساقی نہ
 ہوا ناطق کے عوم نام زبان پر تیرا
 دور ہو جائے گردل سے غم ماہنیا بہ
 پیاسکی جھنی پر مے نوش پلا کر تو دیکھ نہ
 جام بلورین کو رکھ دست حنا پر اپنے نہ
 اپنے میخوار دن کے صد قہ میرے ہی لٹ

حلوہ طور کا عالم تو دکھا دے ساقی
 جو دوبارہ دل مردہ کو جلا دے ساقی
 آج ہی بس مجھے جی ہر کے پلا دے ساقی
 ست اپنا مجھے لٹ بنا دے ساقی
 آج دو آتشہ وہ مجھ کو چمکا دے ساقی
 گرہک جاے تو پیر کو نہرا دے ساقی
 ہاں تماشا دیدینا کا دکھا دے ساقی
 آج تو خوب ہی شکر بنا دے ساقی

بجز دوست نوردی کا تو مشتاق سین نہ
 اپنے کو چہ میں ولے تھوڑی سی جا د ساقی

دل یہ کتا ہے کہ اٹھ طیبہ کو چلنے کے لئے
 دل ترپنے کیلئے جان لٹھلنے کے لئے
 سورہ نور مین احمد کی ہو جسے جہار
 عرق جسم بنی لیکے یہ حورین بولین نہ

ورنہ تیار ہوں مین دیکھ مچلنے کے لئے
 ایک سے ایک زیادہ ہے مچلنے کے لئے
 باوہ کش خوب ہو جانا ترے چلنے کیلئے
 اسے بڑھکے سین خوشبو کوئی ملنے کیلئے

<p>پہر گئی آنکھوں میں صحرا کے بے نیکی فضا ہمدیوں جوش جنوں کو ہے ترقی میرے واعظا چوڑے یہ ذکر بہشت و دوزخ کیا نصیب اون کے جہنم وصل محمد ^{نصیب} ہے</p>	<p>صحرا جنت میں جو نکلا میں ٹہلنے کے لئے دل ریتا ہے مرا برے ٹکٹنے کے لئے کر تو کچھ ذکر سنی جی کے سلنے کے لئے ایک میں ہوں کہ سدا ہجر میں چلنے کیلئے</p>
<p>جنت کم جنت سے ناپارہوں ورنہ مشتاق سر سے آمادہ ہوں شریک میں چلنے کیلئے</p>	
<p>باغ جنت اور دشت مدینہ اور ہے بند تابع مہر سلیمان میں فقط جن و پری بند ورنہ قارون ہے دنیا اسکا میں خواہاں نہینا مشک و عنبر اور عطر گل ہزارا کچھ نہین بند یہ نہین تم جس سے پیچھے چرخ چارم بسیج طور پر کیا ڈھونڈ ہے ہو حضرت موسیٰ کو</p>	<p>اوسکا نقشہ اور اسکا قرنیہ اور ہے ہے دو عالم جبکا تابع وہ نگینہ اور ہے جسکی ہے محکوم ہوس وہ تو قرنیہ اور ہے جسم محبوب دو عالم کا پسینہ اور ہے ہو رسائی عرش تک جس سے وزینہ اور ہے جسین میں وہ جلوہ فرما وہ آئینہ اور ہے</p>
<p>لایں کیا مشتاق سا طرز سخن اہل دکن پندش مضمون کا اس کے قرنیہ اور ہے</p>	
<p>حمزہ مصنف</p>	
<p>ہسکتا ہوں پریشان خوار و اتبر یا رسول اللہ پہر اداب نہ محکوم آپ درو یا رسول اللہ</p>	<p>کوئی مونس ہے میرا اور نہ یا دریا رسول اللہ مرا اس سہد میں ہے حال اتبر یا رسول اللہ</p>
<p>ہلاو کاش محکوم اپنے در پر یا رسول اللہ</p>	

غم درنج و الم اور مایس برمان مجھے گھیرے	متمین آقا تمہیں سرور نہیں ہو رہا میرے
کھڑے عرض کرتا ہوں اور دولت پہن تیرے	قیامت کو سوانیرے یہ جب خورشید آئیں

اے ہانا مجھ کو تم واماں اطہر مایسول اللہ

صدق یا محمد مصطفیٰ اپنی شرافت کا	صدق یا حبیب اللہ اپنے سرفرازی کا
صدق یا رسول و دوسرا ختم رسالت کا	صدق سید الشہداء و خاتون قیامت کا

سو گھبراؤ اپنی مجھ کو زلف عنبر مایسول اللہ

سبلا فرماؤ کیونکر جاؤ نہیں و بار و اور میں	سہنیں سے نام کو بھی ایک نیکی میرے ذوق میں
یہ ذوق ہے ہونہ رسوائی کہیں میدان محشر میں	تمہیں الطاف سے یا مصطفیٰ میدان محشر میں

مری بگڑی بنانا پیش و اور یا رسول اللہ

تینگے جگہ مری میزان میں اعمال نیک و بد	تمہاری چاہے امداد مجھ کو اس گھڑی احمد
سفارش کا وہی موقعہ مشک یا شہ امجد	خدا کے پاک سے دلوائے فی الفور حکم

گناہوں کا کھلے سر جو دفتر یا رسول اللہ

تپان ہے روح قاب میں کہ شکل سخت ہو دیگی	غضب پہلی ہی منزل میں نہاں ہی ہو دیگی
مری حالت پہ میری کسی منوس ہو دیگی	اندھیری قبر میں سیاہات کیا کیا مجھ پہ گز دیگی

مرے دل کو یہی دے کہ اکثر یا رسول اللہ

متہین خالق نے بے شبہ کیا ہی مجمع خوبی	مری ہی کچھ یا مصطفیٰ یہ ارزو پوری
پڑی ہے ہاتھ دھو کر میرے چہرے کا مہجوری	زراہ لطف محبتی دکھا دو جلوہ خوبی

غم فرقتی ہی شتاق مضطر یا رسول اللہ

مربع

اپنی الفت کا سانغ ملا دو ۛۛۛ
 رنگ و دلی کو دل سے مٹا دو
 اب نہ ترسا و فرقت میں آنا
 طور سا جل اسون ہے مٹنا
 یا نبی آپ سن لو حذار ۛۛۛ
 و کیوں ہر شے میں جلوہ تمہارا
 دل کا ہر خاص اپنے یہ مقصد
 مثل یوسف مجھے با نحت ۛۛۛ
 نفس نے کہلی ہے راہ ایمان
 ہے ترقی پہ یہ مرز عیسان
 التجا آپ کے یہ ہر دم ۛۛۛ
 ہر حسین یا شاہ اکرم ۛۛۛ
 تم ہو مختار یا شاہ میرے ۛۛۛ
 خطہ پا جادون مرقد کو میرے
 ہے توقع تمہاری عطا سے ۛۛۛ
 ہر خیر النسا کبریا سے ۛۛۛ
 تیری فرقت میں دیتی جینے ۛۛۛ
 بند سے طلبہ پنچون مدینے
 کیا کردن عرض یا شاہ امجد

مست و بخود مجھے تم بنا دو
 صاف آئینہ اکو بنا دو ۛۛۛ
 ہجر میں سخت شکل ہے جینا
 ایک نظر ہینا جلوہ دلہا دو
 ہے ہی مقصد دل ہمارا
 چشم دل کو میرے وہ جلا دو
 لطف سے اپنے یا شاہ امجد
 چاہ الفت میں اپنی دو با دو
 ہون بہت یا محمد پریشان ۛۛۛ
 بحر حق اس سے مجھ کو شفا دو
 تم کو لازم ہے لطف و رحیم
 خواب غفلت سے مجھ کو جگا دو
 دل کا بر لا و ارمان میرے
 گردن میں تھوڑی ہی جادو
 میری حالت پر بس رحم کما کے
 سب خطا میں میری شواہد
 وہی تسلی نہ اب تک کسی نے ۛۛۛ
 رہتہ کوئی ایسا تباہ ۛۛۛ
 خون مرقد ہے وادے صہ

عرض مشتاق ہے یا محمد بن
و شہت قبر دل سے منادو نہ

مدحیات متفرقات

تو سخن واقرب پہ غور تو کر کمان وہ پیارا حجاب میں ہے
مگر غضب تو یہی ہے زاہد دہلی کی تو خون نقاب میں ہے
اُدھر یہی وہ ہے اُدھر یہی وہ، بیان ہی وہ اور وہاں ہی وہ
یہی ہے نقطہ کہ سید حبیب کا لکھا یہ ساری کتاب میں ہے نہ
میں عشق حبابان میں جی صلا کر ہمیشہ خون جگر ہون پیتا
نہ کیف ایسا شراب میں ہے مزہ نہ ایسا گلاب میں ہے
مرے بیان کو نہ جھوٹ جانو میں رہت کتابوں میں چھو
شعاع عکس رخ صنم ہے یہ تاب جو آفتاب میں ہے نہ
اوسیکا جلوہ ہے ماہ خور میں اوسیکا نقشہ ہے باغ عالم میں
ایسی خوشبو ہے مشک چین میں اوسیکی رنگت گلاب میں ہے
پہ آ یا جا کے جرم میں واعظ ہوا نہ دیدار اوسکو حاصل
ہلکا نظر آئے خاک اوس کو جو مست دہلی کے خواب میں
اگر ہے مشتاق دید و لب تو دل کی خلوت میں ٹھک نظر کر نہ
ہنس نہ درد تیز تھک جو کچھ خطا و ثواب میں ہے نہ نہ

مناجات

تو ستار و غفار ہے یا خدا	مری بخشش سے جب قدر ہی خطا
سوالی ہوں در پر ترے میں غریب	آئی تو بر لا سرا مد عسا بن
بحق جناب رسول کریم بن	سوز سختے نزع میں مبتلا
یہ ہے التجا تجھے یا رافع بن	مجھے تنگی فتر سے لے بچا
کرین جب نیکرین اگر سوال بن	دلا یاد تو کلمہ مصطفیٰ بن
قیامت میں جب قبر سے میں اٹھوں	زبان پر ہو یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ
نہیں جگہ مری نامہ اعمال کے	توقع ہے تجھے یہ اے کبریا
بحق محمد بحق تبول بن	مجھے دلہنے ہاتھ میں عطا
پریشان نہ خورشید محشر سے ہوں	خدا یا طفیل علی مرتضیٰ بن
تے خیر و شر جب کہ میزان میں	غنائت سی نیکی کا پلہ جہکا بن
گدھنے لگوں پل تجھ سے کریم	وہاں دستگیری تو کر کبریا
عطا باغ حبت میں ہو وہ مکان	کہ کھلا دن بمساء مصطفیٰ بن

ازل سے ہے شتاق یہ پر خطا بن

کہ خاتمہ حشر با رب سرا

رسول اکرم خدا کے پیارے جمال اپنا دکھا تو دیتے

ہر صدقے جی جان سے تمہارے جمال اپنا دکھا تو دیتے

مین بلاتے اگرچہ در پر تو کر کے حسان میرے سرور

رخ ندیدہ کو اک نظر ہر جمال اپنا دکھا تو دیتے

مین بندہ میں ہوں ذلیل و اتبر تمہاری ذلت میں با پیمبر

یہ کہ رہا ہوں بجاں مضطر جمال اپنا دکھا تو دیتے نہ
 ستار ہی ہے تمہاری فرقت ہو اس طرف ہی لگا ہفت
 یہی ہے دل کو کمال حسرت جمال اپنا دکھا تو دیتے
 ترپتی گزری ہے عمر ساری نہ تنے عاصی کی بات پوچھی نہ
 بے کوچ کی اپنے اب تیاری جمال اپنا دکھا تو دیتے نہ
 سنو سوائی حبیب زیدان یہی ہے دلین حسیال ہر آن
 کہیں نہ رہ جائے باقی ارمان جمال اپنا دکھا تو دیتے
 جو محلو بخش تھی اپنی الفت تو یہ بھی لازم تھا میرے حضرت
 غریب مشتاق کو بہ شفقت جمال اپنا دکھا تو دیتے نہ

قصیدہ در شان غوث اعظم

جو ذکر غوث معظم کا سننے آتے ہیں نہ
 جناب غوث کی توصیف لکھ کے ہم اپنے
 سنا ہے قبر میں اپنے مرید کی حنا طر نہ
 پہننے جو رنج و مصیبت میں آ پکا خادم
 ترا وہ رتبہ عالمی ہے پیر جیلانی نہ
 خوش نصیب ہیں اودن کے جنہیں کہ غوث در
 بلایا در پہ دکھایا نہ خواب میں جلوہ نہ
 خدا کے واسطے دکھلا دور دے تابان کو

خدا سے پاک سے انعام خلد پاتے ہیں
 سیاہی نامہ اعمال سے منائے ہیں
 مدد کو حضرت پران پیر آتے ہیں
 تو بند غم سے اسے غوث آجہڑے ہیں
 کہ در پہ تیرے ملک آگے سر جھکا تو ہیں
 کرم سے اپنے در فیض پر بلاتے ہیں نہ
 کمرے فراق میں ہم ہمارے غل مچاتے ہیں
 تمہارے پیر کے صدمے ہمیں ستانے ہیں

جو سیر کرنے نکلنے بن گھرے وہ باہر	تو آنکھیں راہ میں خورشید و منہ بچھاتے ہیں
بہن ہی ہوئے غلامی نصیب اوس در کی	و عا ہی سحر و شام مانگے جاتے ہیں

یہ خیال ہے شتاق وہ شہ عالی بن
بہال پاک مجھے کب تک دکھائے ہیں

پر وہ کو انا و دوست کو شرمادو	شہ کو اپنے شاہکار ضلالت کھلا دو
قید الم سے حضرت للہ مجھے چہرہ دو	اپنی گلی میں ستوری اس خادم کو جا دو
ایسی مے بلواد و بخود مجھے بنا دو	والہ حب دنیا دل سے مے بنا دو
شک ختم جو مانگوں شک میں تم نہ ہو دو	زلفون کی اپنی شبک خوشبو بھی شگہا دو
گیسو کو رخیہ لکا نقشہ یہ ستلا دو	شام و سحر کو یک جا عالم کو دکھلا دو
ان وہ ہی من رانی پیار سے زرا منادو	مضور کا انا حق کہتا اہی بسلادو
محکمہ مے عزیز و تحفہ یہی مگادو	آنکھوں میں خاک شیر لے کر کوئی لگا دو
راہ مدینہ محکوم یارو کوئی ستادو	شیر کے جانے والو احمد سے ملوادو
و شمن جو دین کے ہیں حضرت انہیں بٹرا دو	اپنے غضب کی اونپر شاہا برق گرا دو
ہون یا بنی ریشان مقصد یہ دلوادو	بحر الم سے کشتی مری پار لنگھا دو
میزان چہ آنکر ہاں عصیان مگر گنھا دو	نیکلی کامری پلہ شاہا زرا جھکا دو
شکر نکیر سے تم اگر مجھے چہرہ دو	مرقد میں یا محمد کلمہ یاد دلا دو

اس میوایہ اپنا لطف و کرم فرما دو
شتاق ہوں تمہارا عارض نکلت کھلا دو

مسدس مصنف

زائل دنیا ہے غم سر نیلے وفا ہے	اس کی باتوں پر بندو دل کو زرا
وام میں لاکر یہ کرتی ہے وفا	اس کی طہیت میں ہنن بوسے وفا

جسکا سیوم آج ہے بار آگہ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

کیا ستم ہے کیسے کیسے ناز میں	اگر وہ برباد کس نے بالیقین
جسے شرمایا ہے تہا ماہ مہین	نام کو ہی اب نشان اولکائین

جسکا سیوم آج ہے بار آگہ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

کل تک تھے جو اک عالم کے شفیق	اگر تھے ہر طرف سے اولوہ
عطر و عنبر من سدا رستے غریق	جانے سب کے فردن خود کو لائق

جسکا سیوم آج ہے بار آگہ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

یک بیک وہ آج سب کو چہر ذکر	اپنے بیگانوں سے الفت تو ذکر
جا بسی ایسی جگہ وہ بے خبر	جنگلی کچھ مطلق سنن ملتی حسر

جسکا سیوم آج ہے بار آگہ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

کیا ہوئی وہ آج اولیٰ ہندی	ہے کمان وہ آج اولیٰ خود سری
نہ تو وہ سر ہے نہ ہے تاج زری	رنگینی سب دولت دنیا و بری

جسکا سیوم آج ہے بار آگہ

		اوسپر رحمت کی نظر سے کر لگاؤ	
	وہ بچشم بکس مر سو دلیست بکسی مین آج مین وہ مبتلا	وقت نزع کیا کون و خسرتا غیر کے کل تک جو تھے حاجت روا	
		جب کا سیوم آج ہے لے بارالہ اوسپر رحمت کی نظر سے کر لگاؤ	
	قبر کا باقی نہیں اون کے نشان جس بیان سے کانپے پھر زبان	اونچے اونچے خنکے تے اکثر مکان ہاے وہ تنگے مرقد الامان	
		جب کا سیوم آج ہے لے بارالہ اوسپر رحمت کی نظر سے کر لگاؤ	
	خشمگین وہ اون کی صورت باقدیر یون کہا ہو گا بتا لے بے نظیر	اے ہونگے جس گٹری منکر نکیر کر کے زندہ اوس کو از حکم قدیر	
		جب کا سیوم آج ہے لے بارالہ اوسپر رحمت کی نظر سے کر لگاؤ	
	کون بنیبر ہے ترا کہہ ذرا اور کس آئین پر چلتا رھا	اکون خالق ہے ترا تو سچ بتا کون سا تہادین دنیا میں تیرا	
		جب کا سیوم آج ہے لے بارالہ اوسپر رحمت کی نظر سے کر لگاؤ	
	رحمت حق ہوتی ہے تب بحساب بہ گنری ہے اک نیا اوسپر عذاب	گر ملا اون کو وہاں شافی جواب ورنہ یہ سمجھو کہ ہے مٹی خراب	

جس کا سووم آج ہے لے بار آ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

کیا نہ تھی اس روز کی تھک و خستہ
کیون نہ کی فول ہمیں پطر
تو جو دنیا میں رہا یوں بے خبر
ہے مقام قبر یعنی بر خطہ

جس کا سووم آج ہے لے بار آ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

چنچ کر دوتا ہے بندہ زار زار
کوئی دوش ہے نہ کوئی عملگار
پر کوئی سستا نہیں اوسکی پکار
گر کوئی ہے ہی تو ہے بس روح رومار

جس کا سووم آج ہے لے بار آ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

ایک دل تھے یہ میری دعا
اور خور محشر سے لے رب کو بچا
کر عذاب قہر سے سبکو رہا
یا خدا سب محمد مصطفیٰ

جس کا سووم آج ہے لے بار آ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

یا خداوند جان سہر نی بند
روح دانی روح و تن میں جگر نی
کر دعا مقبول بہشتاق کی بند
ہو زبان پر سے نام احمدی

جس کا سووم آج ہے لے بار آ
اوسہ رحمت کی نظر سے کر لگا

قصیدہ غوثیہ

کتک رہوں میں حیران بغداد کے بسا
الطاف کر کے محکو بلو الو اپنے ور پر
سرتاج ادلیا ہو معشوق کسیر یا ہو
مردے جلے آگے پھرے ملائے تھے
مدت سے آرزو ہے دل کو یہ تجو ہے بند
لے دستگیر عالم لازم ہے اب ترسم
ریخ و اطمین حضرت میری کرو حمایت
اس وقت بیکسی میں تنگی و بے بسی میں بند

اس بند میں پریشان بغداد کے بسا
یہ التجا ہے سہراں بغداد کے بسا
ولیوں میں تم ہو نشان بغداد کے بسا
عاشق تمہارا یزدان بغداد کے بسا
دکھلا دو روئے تابان بغداد کے بسا
ہوں دست غم سے مالان بغداد کے بسا
میں آپ سے قربان بغداد کے بسا
ہو مجھ پر تم مہربان بغداد کے بسا

مشتاق ہوں کہ شاہا اپنا دکھا دو جلوہ بند
ہوں آیکا شاخو ان بغداد کے بسا

قصیدہ دیگر

تے تیرے حق ہے ناصر ہسیدنا عبد القادر
جی جان سے جو تیرا عاشق ہو اور عقیدت و اتق
تے یہ گندارش ہے میری لہجہ گادیری
بغداد میں بلو کے محکو دیدار دکھا دو تم محکو
پیدا نہ ہوئے تھے گو حیرت کی مان کی جہا از قدر

تے وصف میں شاہ قاصر ہسیدنا عبد القادر
ہر جا پہ ہو تم اوس کے ناصر ہسیدنا عبد القادر
پامال ہوں میر سب خاطر یا سیدنا عبد القادر
آہنی میرا وقت آخر یا سیدنا عبد القادر
مردقت ہے ہو تم ناظر یا سیدنا عبد القادر

وقت میں تمہاری پاس و مشتاق کی حالت ابر
تپ غم نے کیا اوس کو لائے یا سیدنا عبد القادر

الفت ہے جبکہ ولین شہ دستگیر کی پڑ
اپنے مرہن حیر کی یا پیر لو حیر
جس کو ہے بعض آپ سے سر تاج او بیا
تلا دس ولی نے یہ پایا ہے مرتبہ پڑ
کر محکو اپنے دولت دیدار سے غنی
پائی ہر اک مراد تہار سے طفیل سے

حمت ہے اور شہرین خدا قدرت کی
فرقت سے جان بلب ہے شہا مجہ حقیر کی
فی النار والسقر ہے نہ اوس شہر کی
اولاد میں ہو آپ جناب ہیر کی پڑ
ہر لحظہ ہے صد ایسی تیر سے فقیر کی
منت نہ میں نے کی کسی شاہ و وزیر کی

مشتاق اوسکو دولت کو میں مل گئی پڑ
رہیت جسے ہو حضرت پیران پیر کی

قصیدہ

مسا غوث الاعظم سحر غوث الاعظم
برآؤ تمنا سے دل ایک دم میں پڑ
محمد بن گر رشک خورشید یارو پڑ پڑ
نہ دیکھا حد فہوس رو سے مبارک
خدا کے لئے لاؤ شریف شاہا پڑ پڑ
خدا سے کو لگا پڑ محشر میں جا کر پڑ پڑ

وظیفہ ہے آئینوں پر غوث الاعظم
کرین لطف خاوم پڑ گر غوث الاعظم
تو بے شبہ رشک قر غوث الاعظم
اسی غم سے ہے چشم تر غوث الاعظم
کہ بن چشم و دل قنطر غوث الاعظم
مرا جگ میں تہا را ہر غوث الاعظم

بلا لیجے مشتاق کو اپنے در پر پڑ
بیرون کب تک و رہبر غوث الاعظم

قصیدہ

گزارش

زبان لاؤں کہانشے کبریا کی | کروں رحمت جو ذات مصطفیٰ کی

بعد حمد خدا و اغت مصطفیٰ یہ خاک پاے اہل سخن گرفتار سنج و محن ہجمدان
کج مج زبان منشی سید محمد جان دہلوی۔ شاگرد حقیر آفتاب فلک منخوری
و نیز سرج شاعری و قیقہ رس نکتہ سنج بلبل بند وستان جناب نواب مرزا خاں صاحب
داع دہلوی عرض پر دازے کہ خادم و عوسے شاعری نہیں نہ اس راہ دشوار گزار
سے واقف محصول حصول ثواب دارین کی امید پر اس قدر جسارت کی ورنہ میری
وہ حالت ہے کہ جنت کے قابل نہیں اور دوزخ مجھ سے خود بیزار پس ایسی حالت
خوف ورجا میں خیال ہوا کہ کیا عجب ہے کہ خلاق لم یزل و عزیز بے بدل بکرت
رحمت نبی کریم علیہ التحیہ و التسلیم روز حشر جاے امن بخشے کیونکہ شعر

لما عت کا نہ تقویٰ کا نہ کچھ اپنی عبادت کا | بہر وسعہ قیامت میں محمد کی شفاعت کا

لہذا اہل فضل و کمال ذات ستودہ صفات سے امید ہے کہ میری غلطی و خطا پر
نظر تکیہ چھپی نہ ڈالیں کاتب کے سہو پر توجہ نفرما کر خلعت عطل سے سرفراز فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں

اے سامعین رحمت سرور سنو سنو | اے عاشقان دلبر داور سنو سنو
اے ذاکران شافع محشر سنو سنو | اے واصفان آل پیغمبر سنو سنو

خوابش نہیں کہ نیک کہیں مجھ کو حسام و عام
کار ثواب جان کے مین نے کیا یہ کام

<p>خواب غوث میری التجب اسنو تو سہی تمام خلق خدا پر سے لطف اور اکرام اسے غوث میری بھی شکل کشائی فرماؤ ہر اک طرف غم و غم و غم و غم و غم و غم اور ہر ہی چشم عنایت کو داکر و شام ہر و ز شرم مجھے ہی رکاب میں لینا</p>	<p>دکھادو چہرہ زیب ازرا اسنو تو سہی فقط مجھ سے ہو صاحب خفا اسنو تو سہی ہو تم زمانہ کے مشکل کشا اسنو تو سہی بجز تمہارے کہوں کس سے اسنو تو سہی کہڑا ہے در پہ تمہارے گدا اسنو تو سہی نہ ببول جانا براے خدا اسنو تو سہی</p>
---	---

تمہارے روضہ کے میں دیکھتا ہوں شوق
بلا لود و پریرا سے خدا اسنو تو سہی

اعلان

الکائنات مطابع و ناچ ان ذی وقار کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس
ویوان کا حق تالیف و طبع محفوظ ہے بدون اجازت مصنف کوئی صاحب
قصہ چاہے یا چھپوانیکا کر میں بطبع نفع قلیل نقصان کثیر نہ اوٹھائیں
مان جب قدر نسخہ مطلوب ہوں خادم طلبتین

المشاعر

مفتی سید محمد جان شتاق دہلوی ہندی بازار متصل مساجد
سمعیل حبیب کوپر سٹریٹ نمبر ۲۲ بمبئی

